عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

انٹرنیشنل

ختم نبوة

جلد ۵
شمارہ ۳۷

میں (محمد ﷺ) آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

الحدیث

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے
جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا"
(مسلم)
اشتہار —— ازبندۂ خدا

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دکان نمبر ۷-۸ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون: ۴۱۰۶۰۷

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۵	۲۷ جمادی الاخری تا ۴ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ۲۶ فروری تا ۴ مارچ ۱۹۸۷ء	شمارہ نمبر ۳۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

زرِ تعاون

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
جاپان	۳۷۵ روپے
فجی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — سعودی عرب
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھکڑ امام کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
ٹوبہ ٹیک سنگھ / ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کورو
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
ہالینڈ	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف بادیہ
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے ساترہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

صدائے ختم نبوت

برطانیہ کے نوجوانوں کو مبارک باد

گزشتہ دنوں جوانانِ ختم نبوت برطانیہ (جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذیلی تنظیم ہے) کے زیر اہتمام جامع مسجد امیسٹر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا کانفرنس میں شرکت کے لئے برطانیہ بھر سے نوجوانوں کی کھیپ کی کھیپ ٹولیوں کی شکل میں کوچوں ویگنوں اور کاروں میں پہنچی۔ اتنی سخت سردی اور برفباری کے باوجود نوجوانوں کا پہنچنا ایسا لگتا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ وابستگی ان کے دلوں میں پیوست ہو چکی ہے۔ اور اب برطانیہ کے نوجوان مکمل بیدار ہو چکے ہیں۔

کانفرنس نوجوانوں کی تھی جن کی عمریں ۲۰ سال سے زیادہ نہیں تھی لیکن جوانوں کے علاوہ بوڑھے ادھیڑ عمر کے لوگ بھی نوجوانوں کے حوصلے کو بلند کرنے کیلئے پہنچے تھے۔ علمائے کرام بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ برطانیہ کے ممتاز علماء کرام میں مولانا مفتی شبیر احمد مولانا بلال مظاہری، مولانا محمد حسن والسال کے علاوہ بہت سے علماء کرام دور دور سے تشریف لائے تھے، مولانا محمد آدم خطیب جامع مسجد اور ان کے صاحبزادے مولانا احمد علی تو میزبان تھے۔

شبیر ملک اور مولانا محمد سلیم دھورات (جو جوانانِ ختم نبوت برطانیہ کے کنوینئر ہیں) کے افتتاحی کلمات سے بیانات کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی بیشتر تقاریر انگریزی میں تھی دو چار جوانوں کے اردو میں بیانات ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی رہنما اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے ایڈیٹر عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

کانفرنس میں حاضری بھرپور تھی۔ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ واقعی برطانیہ کے جوان قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے ایسے معاشرہ میں ہونے کے باوجود قادیانیت کو لگام دینے کا تہیہ کیا ہے کانفرنس ہال کے دوران جب تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری زندہ باد، جیسے نعرے مسجد کے ہال میں بلند ہوتے تو یقین نہیں آتا کہ یہ برطانیہ کی سرزمین ہے بلکہ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ یہ پاکستان کی فضا ہے۔ مقررین نے باوجود کم عمری کے ٹھوس اور مدلل تقریریں کیں۔ قادیانی کتب کے حوالے پیش کئے نوجوانوں کی تقریریں عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت اور اسوۂ رسول اکرمؐ سے متعلق تھیں ——— مقررین نے اپنے بیانات میں اس عزم کا اظہار کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی کے مطابق قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں جہاد کریں گے اور حضور اکرمؐ کے ناموس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایڈیٹر ختم نبوت انٹرنیشنل نے بھی اپنے بیان میں نوجوانوں کے جذبات کو سراہا اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے دردناک واقعات سنائے کہ شقی القلب سپاہیوں نے کس طرح مسلمانوں کے دلوں کو چھلنی کیا اور کس طرح بچوں بوڑھوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر خون کی قربانیاں دیں۔ انہوں نے برطانیہ کے مسلمانوں سے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی ذمہ داری پوری کرلی اور برطانیہ کے مسلمانوں کو بیدار کردیا اب قادیانیت کے فتنہ کا استیصال کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اپنا بیان ختم کرتے ہوئے انہوں نے کانفرنس میں نوجوان شرکاء سے اپیل کی کہ دعا کے اختتام پر مفتی شبیر احمد کے ہاتھ اس عزم اور عہد کے ساتھ بیعت کریں کہ جب تک ہمارے جسموں میں جان رہے گی ہم قادیانیت کے خلاف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ چنانچہ کانفرنس کے اختتام پر ہزاروں نوجوانوں نے مفتی شبیر احمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور عزم و عہد کیا کہ ہماری رگوں میں جب تک خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے ہم ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے اور انگلستان کی سرزمین قادیانیوں کا قبرستان ثابت ہوگی ہم برطانیہ کے نوجوانوں کو ان کے اس پیار اور عزم پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد اسلم قریشی کا اغواء ___ حکومت نے چار سال میں کیا کیا؟

۱۷ فروری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے پورے چار سال ہو چکے ہیں۔ ملزم بالکل واضح ہیں کہ قادیانی ہیں ان کی نشاندہی بھی کی جا چکی ہے

لیکن اس کے باوجود گرفتار نہیں کئے گئے بلکہ ایک ملزم اعظم جو بھٹو دور میں ایم پی اے رہ چکا ہے بیرون ملک چلا گیا ہے۔ بڑا ملزم مرزا طاہر ہے جس کو مولانا اسلم قریشی کے اغوا ہونے کے فوراً بعد ملک سے بھگا دیا گیا تھا۔ اس کا ملک سے انتہائی رازداری کے ساتھ بھاگنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا اصل اور بڑا ملزم مرزا طاہر ہے۔ اور پھر مولانا اسلم قریشی کی کسی بھی شخص سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ اگر کسی سے ذاتی دشمنی ہوتی تو چار سال کے دوران وہ منظر عام پر آجاتی۔ کیوں کہ پولیس جو اچھے خاصے کیس کو خراب کرنے میں ماہر ہے وہ ایسا سراغ لگا لیتی۔ لیکن چار سال تک پولیس کو ایسا سراغ نہیں مل سکا جس سے اشارتاً یا کنایتاً ظاہر ہوتا ہو کہ یہ اغوا ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہے۔ پھر ان سے ذاتی دشمنی بھی اگر کسی کی تھی تو وہ قادیانیوں کی تھی کیونکہ مولانا اسلم قریشی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد پر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا تھا جب وہ صدر پاکستان کی کرسی سنبھالنے کے لئے جا رہا تھا مولانا اسلم قریشی کی غیرت ایمانی نے یہ گوارا نہ کیا کہ ایک بے ایمان زندیق اور مرتد پاکستان جیسی اسلامی مملکت کی صدارت کی کرسی پر بیٹھے تو انہوں نے اس پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور ایم ایم احمد کرسی پر پہنچنے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا۔ اس جرم میں مولانا کو سزائے قید ہوئی اور بھٹو دور حکومت میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کوششوں سے رہائی عمل میں آئی رہائی کے بعد وہ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ ہوگئے اور قریہ قریہ بستی بستی جاکر فتنہ قادیانیت کے بخیے ادھیڑنے لگے۔

قادیان کی رائل فیملی کو غصہ اس بات کا تھا کہ مولانا اسلم قریشی نے کسی عام قادیانی پر نہیں بلکہ رائل فیملی کے ایک اہم فرد پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ رائل فیملی نے اسے ذاتی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا اور وہ اس ٹوہ میں لگی ہوئی تھی کہ کب موقعہ ملے اور مولانا اسلم قریشی کو ٹھکانے لگا دیا جائے۔ جب مرزا ناصر کی جگہ مرزا طاہر رائل فیملی کا سربراہ بنا تو اس نے مولانا کو اغوا کرا لیا۔

مرزا طاہر علم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے فطرتاً غنڈہ ہے یہی شخص تھا جس نے ۲۹ مئی ۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلباء کو اپنی غنڈہ گردی کا نشانہ بنایا اس کا زعم تھا کہ اس طرح وہ پاکستان کے غیور اور بہادر عوام پر اپنی دھونس جمائے گا لیکن یہ اس کا خیال خام ثابت ہوا۔ ۲۹ مئی کے واقعے کے نتیجے میں زبردست تحریک چلی اور بالآخر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چوہڑے چماروں کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مرزا طاہر ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت سے عبرت حاصل کرتا لیکن اس نے بجائے عبرت حاصل کرنے کے رائل فیملی کا سربراہ بننے کے بعد مولانا اسلم قریشی کو اس وقت اغوا کرایا جب وہ قصبہ معراج کے میں تقریر کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ اس واقعہ کو چار سال ہوچکے ہیں مولانا کا آج تک سراغ نہیں مل سکا۔ اس سلسلہ میں حکمرانوں نے متعدد بار یقین دہانیاں کرائیں کہ مولانا کا جلد سراغ لگا لیا جائے گا اور یہ کہ جو ملزم ہیں انہیں جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ لیکن وہ محض یقین دہانیاں ہی تھیں۔

ہم ایک بار پھر حکمرانوں کے گوش گزار کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کو معمولی مسئلہ نہ سمجھیں اور مرزا طاہر سمیت اصل ملزموں کو فوراً گرفتار کریں ورنہ اگر عوام کا پیمانہ صبر چھلک پڑا تو پھر قادیانیت کو عوام کی زد سے کوئی نہیں بچا سکے گا ؎

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے خلاف سازش

آج کل کراچی میں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے خفیہ خطوط روانہ کئے جا رہے ہیں ایک خط ہفت روزہ ختم نبوت کی مجلس ادارت کے رکن حضرت مولانا بدیع الزمان صاحب کے نام وصول ہوا بھیجنے والے کا نام "عبدالرحمٰن یعقوب باوا ایڈیٹر ختم نبوت" لکھا گیا ہے اس خط کا عنوان ہے "شریعت بل کے نفاذ کے سلسلے میں قومی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ" اس خفیہ خط میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم، مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا زرولی خان صاحب اور کچھ دوسرے حضرات کو نشانہ بنایا گیا ہے جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے متعلق جو بکواس کی گئی ہے اس سے تو شرم و حیا بھی سر پیٹ کے رہ جائے۔ ایسا ہی ایک خط عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کے نام سے لکھا گیا ہے خط ایک ہی ہے لیکن اس کے نیچے نام حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا دیا گیا ہے۔

خط کی زبان سے یہ سمجھنا دشوار نہیں کہ یہ خط کس گروہ کی طرف سے لکھا گیا ہے ایک عرصہ سے قادیانی گروہ ٹیلیفون ڈائریکٹریوں سے پتے حاصل کرکے خفیہ خطوط روانہ کر رہا ہے اور ہمارے پاس ایسے سینکڑوں خطوط محفوظ ہیں جو قادیانیوں نے مختلف حضرات کو روانہ کئے جہاں سے وہ خط ہمیں مل گئے۔ یہ خط بھی قادیانی سازش کا منہ بولتا ثبوت ہے کیوں کہ اس کا انداز بیان وہی ہے جو قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی کا مخالفانہ بات پہ گالیاں بکنا۔ مخالفین کو مغلظات سنانا اس کی فطرت تھی، باپ کا اثر بیٹوں میں اور گرو کا اثر چیلوں میں لازمی ہوتا ہے چوں کہ مرزا قادیانی۔ قادیانیوں کا پیشوا ہے اس لئے وہ اثرات اس کے چیلے قادیانیوں میں موجود ہیں اس لئے ایسے خطوط کسی دوست کو ملے ہوں تو وہ ان خطوط کا اثر نہ لیں اور یہی سمجھیں کہ یہ محض قادیانی دھوکہ ہے جو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن جیسے عظیم دینی ادارہ کو بدنام کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ۔

ترجمہ: "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے تیسرے صالح اولاد جو اس کے لئے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے"

(رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ قلت و ابوداؤد والنسائی وغیرھما)

ف: اللہ جل شانہ کا کس قدر زیادہ انعام و احسان ہے، لطف و کرم ہے کہ آدمی اگر یہ چاہے کہ مرجانے کے بعد جب کہ اس کے اعمال کا وقت ختم ہو جائے وہ عمل کرنے سے بیکار ہو جائے وہ قبر میں بیٹھا نیند پڑا سوتا رہے اور اس کے اعمال حسنہ میں اضافہ ہوتا رہے، تو اس کا ذریعہ بھی اللہ جل شانہ نے اپنے فضل سے پیدا فرما دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے تین چیزیں اس حدیث پاک میں ذکر فرمائی ہیں۔ ایک صدقہ جاریہ یعنی کوئی ایسی چیز صدقہ کر گیا جس کا نفع باقی رہنے والا ہو۔ مثلاً کوئی مسجد بنوا گیا جس میں لوگ نماز پڑھتے رہیں۔ تو جب تک اس میں نماز ہوتی رہے گی اس کو ثواب خود بخود ملتا رہے گا۔ اسی طرح سے کوئی مسافر خانہ، کوئی مکان کسی دینی کام کے لئے بنوا کر وقف کر گیا جس سے مسلمانوں کو یا دینی کاموں کو نفع پہنچتا رہا، تو اس کو اس نفع کا ثواب ملتا رہے گا۔ کوئی کنواں رفاہ عام کے لئے بنوا گیا تو جب تک لوگ اس سے پانی پیتے رہیں گے۔ وضو وغیرہ کرتے رہیں گے۔ اس کو مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب اس کو ملتا ہے۔ ایک تو وہ علم ہے جو کسی کو سکھایا ہو اور اشاعت کی ہو اور وہ صالح اولاد ہے جس کو چھوڑ گیا ہو۔ اور وہ قرآن شریف جو میراث میں چھوڑ گیا ہو۔ اور وہ مسجد ہے اور مسافر خانہ ہے جن کو بنایا ہو اور نہر ہے جو جاری کر گیا ہو۔ اور وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مشکوٰۃ)

"ثواب ملتا رہے" کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ جاریہ کے طور پر دے گیا مثلاً وقف کر گیا ہو اور "علم کی اشاعت" کا مطلب یہ ہے کہ کسی مدرسہ میں چندہ دیا ہو یا کوئی دینی کتاب تالیف کی ہو۔ یا پڑھنے والوں کو تقسیم کی ہو۔ یا مسجدوں و مدرسوں میں قرآن پاک یا کتابیں وقف کی ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد سات چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے۔ کسی کو علم پڑھایا گیا ہو۔ کوئی نہر جاری کر دی ہو۔ کوئی کنواں بنا دیا ہو۔ کوئی درخت لگا دیا ہو۔ کوئی مسجد بنا دی ہو۔ قرآن پاک میراث میں چھوڑا ہو۔ یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے (ترغیب)

اور ان سب چیزوں میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ساری تنہا خود ہی کی ہوں۔ بلکہ اگر کسی چیز میں تھوڑی سی بہت شرکت بھی اپنی ہو گی تو بقدر اپنے حصہ کے اس کے حصہ ملتا رہے گا۔ دوسری چیز اوپر کی حدیث میں وہ علم دین ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے مثلاً کسی مدرسہ میں کوئی کتاب وقف کر گیا۔ جب تک وہ کتاب باقی ہے اس سے لوگ نفع اٹھاتے رہیں گے۔ اس کا ثواب خود بخود ملتا رہے گا۔ کسی طالب علم کو اپنے خرچ سے حافظ قرآن یا عالم بنا گیا جب تک اس کے علم و حفظ سے نفع پہنچتا رہے گا چاہے وہ حافظ اور عالم خود زندہ رہے یا نہ رہے اس شخص کو اس کا ثواب ملتا رہے گا مثلاً کسی شخص کو حافظ بنایا تھا۔ اس نے دس بیس لڑکوں کو قرآن پاک پڑھا دیا اور وہ حافظ اس کے بعد مر گیا تو جب تک یہ لڑکے قرآن پاک پڑھتے پڑھاتے رہیں گے اس حافظ کو مستقل ثواب ملتا رہے گا اور اس حافظ بنانے والے کو علیحدہ ثواب ہوتا رہے گا اور اسی طرح سے جب تک ان پڑھنے والے لڑکوں کا سلسلہ پڑھنے پڑھانے کا قیامت تک چلتا رہے گا اس اصل حافظ بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا چاہے یہ لوگ ثواب پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔

یہی صورت بعینہ کسی شخص کو عالم بنانے کی ہے کہ جب تک بلا واسطہ یا بواسطہ اس کے علم سے لوگوں کو نفع کا سلسلہ چلتا رہے گا اس اول عالم بنانے والے کو ان سب کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور یہاں بھی وہی پہلی بات ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ پورا حافظ یا پورا عالم خود تن تنہا بنائے۔ اگر کسی حافظ کے حفظ میں اپنی طرف سے مدد ہو گی۔ کسی عالم کے علم حاصل کرنے میں اپنی طرف سے کوئی اعانت ہو گی تو اس اعانت کی بقدر ثواب کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

بقیہ: دشمن رسول

غزوہ بدر میں دونوں مارے گئے (مظہری و قرطبی) قرآن پاک کی مذکورہ آیت اور واقعہ عقبہ ابی معیط مرزائیوں کو دعوت دیتا ہے کہ حضور خاتم النبیین پر ایمان لے آؤ ورنہ دنیا و آخرت میں۔۔ ذلیل و رسوا ہو کر رہو گے۔

پڑوسی کے حقوق

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین۔ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کے حقوق اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت أنہ سیورثہ" (متفق علیہ)

فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے برابر وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے گویا پڑوسی کا حق اتنا اہم ہے کہ اس کے ساتھ ایسا برتاؤ اور حسن سلوک اختیار کیا جائے جیسے کسی وارث اور ذی رحم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ دوسرے اہل حقوق کی طرح اپنے پڑوسی کا بھی اکرام کرے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک اور اچھا برتاؤ کرے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ پڑوسی کا اکرام مومن کی صفت اور اس کے ایمان کا لازمی تقاضہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیحسن إلی جارہ، ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ، ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا أو لیسکت (مسلم)

فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کا اکرام اور عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں "من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ" (متفق علیہ)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔

گویا ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مؤمن بے ضرر ہو۔ اس سے کسی شخص کو ناحق تکلیف نہ پہنچے بلکہ وہ دوسروں کے لئے سراپا رحمت اور آرام کا ذریعہ ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہترین شخص شمار ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خیر الأصحاب عند اللہ تعالیٰ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ تعالیٰ خیرھم لجارہ (الترمذی)

بہترین دوست اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اور بہترین پڑوسی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اس کے برعکس پڑوسی کو ناحق ایذا دینا، اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچانا ایمان کے منافی عمل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ الفاظ دھرائے۔ "واللہ لا یؤمن" بخدا وہ شخص مؤمن نہیں، بخدا وہ شخص مؤمن نہیں۔ بخدا وہ شخص مؤمن نہیں۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول وہ کون شخص ہے؟ تو آپ نے فرمایا: الذی لا یأمن جارہ بوائقہ۔" جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں پڑوسی کو ناحق ایذا دینے اور اُسے تکلیف دینے کو جنت سے محرومی کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہ بوائقہ" (مسلم)

"وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک مسلمان معاشرے میں ہر شخص ایک دوسرے سے محبت کرے اس کا احترام کرے اس سے حسن سلوک سے پیش آئے اور اسے ناحق تکلیف نہ دے اس لئے ہر شخص کے درجہ بدرجہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کے ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور ایسی اخلاقی تعلیمات دی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے آپس کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ اور دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

محبت پیدا کرنے والی تعلیمات میں ایک سلام ہے، جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہرگز جنت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور ہرگز مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو آپس میں کثرت سے سلام کو پھیلاؤ۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جب اپنے پڑوسی سے ملے تو اسے سلام کرے اس کی خیریت دریافت کرے۔ اس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کرے، اور اگر وہ فقیر و محتاج ہو یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کی امداد کرے اور اگر اسے کوئی خوشی نصیب ہو تو اسے مبارک باد دے۔ یہ سب وہ اخلاق ہیں جن سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ اور آپس کے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

نیز محبت پیدا کرنے والی تعلیمات میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اپنے پڑوسی کو وقتاً فوقتاً ہدیہ اور تحفہ بھیجتا رہے۔ چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ اور کچھ نہ ہو تو گھر میں پکا ہوا کھانا یا سالن ہی بھیج دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک جلیل القدر

صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یا ابا ذرٍ اذا طبخت مرقۃً فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک۔ (مسلم)

فرمایا! اے ابوذر، جب گھر میں گوشت پکاؤ تو اس کا شوربہ زیادہ کردو، اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو، یعنی اپنے پڑوسیوں کے گھر سالن بھیج دیا کرو۔

بہرحال پڑوسی کا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے چاہے وہ پڑوسی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا حق ادا کرنا مسلمان پر لازم ہے۔ اور اگر پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی تو اس کے دو حق ہو جاتے ہیں ایک پڑوسی کا، دوسرا مسلمان ہونے کا، اور تیسرا رشتہ دار ہونے کا۔ لہٰذا اسی اعتبار سے جب وہ ان کے حقوق ادا کرے گا اس پر اسے دگنا اور تگنا اجر و ثواب ملیگا۔

پڑوسی کے بارے میں یہ سب احادیث حقیقت میں تفسیر ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی جس میں مختلف تعلق والوں کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے ارشاد باری ہے:

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین احسانًا وبذی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین والجار ذی القربٰی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم (سورۃ النساء ۳۶)

اور تم سب اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مساکین کے ساتھ اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مملوک ہیں حسن سلوک سے پیش آؤ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یہ سمجھے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پڑوسی کے حقوق رکھے ہیں، اور ان کا ادا کرنا اس کے ایمان کا تقاضہ ہے۔

لہٰذا اسے چاہیئے کہ:

★ — اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔

★ — جب اس سے ملے تو اسے سلام کرے۔

★ — اس کی اور اس کے بچوں کی خیریت دریافت کرتا رہے۔

★ — اگر وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے۔

★ — اگر اس کے ہاں میت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور اسے تعزیت پیش کرے۔

★ — اگر وہ بھوکا اور محتاج ہو تو اسے کھانا کھلائے، اور اس کی مناسب امداد کرے۔

★ — اگر اس پر کوئی دوسرا ظلم کر رہا ہو تو اس سے ظلم کو دور کرے۔

★ — اور اگر وہ کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اسے ظلم سے روکے۔

★ — اگر پڑوسی کو کوئی خوشی حاصل ہو تو اسے مبارک باد پیش کرے۔

★ — اور اگر وہ دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے۔

★ — اور اپنے ہاں کوئی خوشی وغیرہ کی تقریب ہو تو اسے دعوت دے۔

★ — وقتاً فوقتاً کوئی تحفہ یا کھانے پینے کی کوئی چیز بھیجتا رہے۔

★ — اگر وہ کوئی برتنے کی چیز مانگے تو اسے دے دے۔

★ — اگر پڑوسی میں کوئی عیب پاکر، دوسرے دیکھے تو دوسروں کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ بلکہ خود اسے تنہائی میں نصیحت کرے

★ — اسے نیک کاموں کی رغبت اور برائی سے روکتا رہے۔

★ — اس کے لئے دعا کرتا رہے۔

★ — اگر اس کے ساتھ کسی قسم کی بھلائی نہیں کر سکتا تو اسے ایذا اور تکلیف بھی نہ دے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دشمنِ رسولؐ کی رُسوائی

قاری محمد بدر فاروقی

ویوم یعض الظالم علٰی یدیہ یقول یٰلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلًا۔ فرقان پ۱۹ آیت ۲۷

ترجمہ: اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راستہ اختیار کرتا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ عقبہ ابن ابی معیط مکہ کے مشرک سرداروں میں سے تھا اس کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے واپس آتا تو شہر کے معزز لوگوں کی دعوت کرتا تھا اکثر رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ملا کرتا تھا ایک مرتبہ حسب عادت اس نے معززین شہر کی دعوت کی۔ اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدعو کیا جب عقبہ ابن ابی معیط نے آپ کے سامنے کھانا رکھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ عقبہ! میں تمہارا کھانا اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک تم اس کی گواہی نہ دو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک عبادت میں نہیں ہے۔ اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری رسولؐ ہوں، عقبہ نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کے مطابق کھانا تناول فرمایا۔ عقبہ کا ایک گہرا دوست اسلام کا دشمن اُبی بن خلف تھا، جب اُس کو خبر لگی کہ عقبہ مسلمان ہو گیا۔ تو یہ بہت برہم ہوا۔ عقبہ نے عذر کیا کہ قریش کے معزز مہمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر پر آئے ہوئے تھے۔ اگر وہ بغیر کھائے پیئے میرے گھر سے چلے جاتے تو میری بڑی رسوائی تھی اس لئے میں نے اُنکی خاطر سے یہ کلمہ کہہ لیا۔ دشمن رسول ابی بن خلف نے کہا میں تیری ایسی باتوں کو قبول نہیں کروں گا جب تک تو جاکر اُن کے منہ پر نہ تھوکے، یہ کم بخت بد نصیب دوست کے کہنے سے اس گستاخی پر آمادہ ہو گیا اور کر گزرا۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب کی خاطر دنیا میں ان دونوں کو ذلیل و رُسوا کیا کہ

باقی ص۲ پر

یاجوج ماجوج - دابۃ الارض

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

یاجوج ماجوج کے خروج کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے

ایک سورۃ انبیاء کی آیت ۹۶ میں فرمایا گیا ہے "یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یاجوج ماجوج اور وہ ہر اونچان سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور قریب آن لگا سچا وعدہ (یعنی وعدہ قیامت) پس اچانک پھٹی پھٹی رہ جائیں گی آنکھیں منکروں کی ہائے افسوس! ہم تو اس غفلت میں تھے۔ بلکہ ہم ظالم تھے۔"

اور دوسرے سورہ کہف کے آخر سے پہلے رکوع میں جہاں ذوالقرنین کی خدمت میں یاجوج ماجوج کے فتنہ و فساد برپا کرنے اور ان کے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنانے کا ذکر آتا ہے وہاں فرمایا گیا کہ حضرت ذوالقرنین نے دیوار کی تعمیر کے بعد فرمایا "یہ میرے رب کی رحمت ہے پس جب میرے رب کا (وعدہ قیامت) آئے گا تو اس کو چور چور کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے (آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ہم اس دن ان کو اس حال میں چھوڑ دیں گے کہ ان میں سے بعض بعض میں ٹھاٹھیں مارتے ہوں گے ان آیات کریمہ سے واضح ہے کہ یاجوج ماجوج کا آخری زمانے میں نکلنا علم الٰہی میں طے شدہ ہے اور یہ کہ ان کا خروج قیامت کی نشانی کے طور پر قرب قیامت میں ہوگا اسی بنا پر حدیث نبوی میں ان کے خروج کو آخری قیامت کی علامت کبریٰ میں شمار کیا گیا ہے اور بہت سی احادیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ ان کا خروج سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا احادیث طیبہ سے ان کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے

ایک حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہے۔

"پھر عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا اور گرد و غبار سے ان کے چہرے صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ ان کو بتائیں گے ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا۔ کہ میں نے اپنا ایسے بندوں کو خروج کی اجازت دی ہے جن کے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جائیے۔"

اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے پھسلتے ہوئے اتریں گے پس ان کے پہلے دستے بحیرہ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا سارا پانی صاف کر دیں گے اور ان کے پچھلے لوگ آئیں گے تو کہیں گے کہ کبھی زمانے میں ان میں پانی ہوتا تھا اور وہ چلیں گے جبل خمر تک "بیت المقدس کا پہاڑ ہے" پہنچیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے ہیں۔ اب آسمان والوں کو قتل کریں پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے رنگ کر واپس لوٹا دے گا۔

اور اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کوہ طور پر محصور ہو جائیں گے اور اس محاصرہ کی وجہ سے ان کو ایسی تنگی پیش آئے گی کہ ان کے لئے گائے کا سر تمہارے آج کے دو سو درہم سے بہتر ہوگا پس اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے پس اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ ایک آن میں ہلاک ہو جائیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کوہ طور سے زمین پر اتریں گے تو ایک بالشت زمین بھی خالی نہیں ملے گی جو ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری نہ ہو پس اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مثل پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کو منظور ہوگا پھینک دیں گے

پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا کہ اس سے کوئی خیمہ اور کوئی مکان چھپا نہیں رہے گا پس وہ بارش زمین کو دھو کر شیشے کی طرح صاف کر دے گی (آگے مزید قرب قیامت کے حالات مذکور ہیں) از صحیح مسلم، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، کنز العمال)

۲- ترمذی کی حدیث میں ہے کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی نعشوں کو نہبل میں لے جا کر پھینکیں گے اور مسلمان ان کے تیر کمان اور ترکشوں کو سات برس بطور ایندھن کے استعمال کریں گے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳)

۳- ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی قیامت کا تذکرہ آیا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کے وقوع کا مقررہ وقت علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا انہوں نے بھی یہی جواب دیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوا انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے وقوع کا علم تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں ہاں البتہ میرے رب عزوجل کا مجھ سے وعدہ ہے کہ وہ یہ ہے کہ دجال کا خروج کرے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے میں اتروں گا مجھے دیکھتے ہی وہ رانگ کی طرح پگھلنا شروع ہوگا پس اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ شجر و حجر پکار اٹھیں گے کہ اے مومن میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے اسے قتل کر پس میں دجال کو قتل کروں گا اور دجال کی فوج کو اللہ

ہلاک کردے گا۔

پھر لوگ اپنے علاقوں اور وطنوں کو لوٹ جائیں گے تب یاجوج ماجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے آئیں گے وہ مسلمانوں کے علاقوں کو روند ڈالیں گے۔ جس چیز پر سے گزریں گے اسے تباہ کردیں گے جس پانی پر سے گزریں گے اسے صاف کردیں گے لوگ مجھ سے ان کے فتنہ وفساد کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا پس اللہ تعالیٰ انہیں موت سے ہلاک کردے گا یہاں تک کہ ان کی بدبو سے زمین میں تعفن پھیل جائے گا پس اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ان کو بہاکر سمندر میں ڈال دے گی۔

پس میرے رب عزوجل کا مجھ سے جو وعدہ ہے اس میں فرمایا کہ جب یہ واقعات ہوں گے تو قیامت کی مثال اس پورے دنوں کی حاملہ کی ہوگی جس کے بارے میں اس کے مالکوں کو کچھ خبر نہیں ہوگی کہ رات یا دن میں کب اچانک اس کے وضع حمل کا وقت آجائے (مسند احمد، ابن ماجہ، ابن جریر، مستدرک حاکم، فتح الباری، درمنثور، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح صفحہ ۱۵۶)

۱۲۔ یاجوج ماجوج کے بارے میں اور بھی متعدد احادیث ہیں جن میں بیش بہا تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

دابۃ الارض! تو اس کا ذکر قرآن کریم کی سورہ النمل آیت ۸۲ میں آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

"اور جب آن پڑے گی ان پر بات (یعنی وعدہ قیامت کو پورا ہونے پر وقت قریب آلگے گا) تو ہم نکالیں گے ان کے لئے ایک چوپایہ زمین سے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دابۃ الارض کا خروج بھی قیامت کی بڑی علامت میں سے ہے اور ارشادات نبویہ میں بھی اس کو علامت کبریٰ میں شامل کیا گیا ہے ایک حدیث میں ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ دخان، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا عام فتنہ ہر شخص سے متعلق خاص فتنہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کی پہلی علامت جو لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی وہ آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے ان میں سے جو پہلے ہو دوسری اس کے بعد متصل ہوگی۔ (مشکوٰۃ صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ تین چیزیں جب ظہور پذیر ہوجائیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا (مشکوٰۃ صحیح مسلم)

علما فرماتے ہیں کہ اس دنیا کے لئے آفتاب کے طلوع وغروب کا نظام ایسا ہے جیسے انسان کی نبض کی رفتار ہے جب سے انسان پیدا ہوا ہے اس کی نبض باقاعدہ چلتی رہتی ہے لیکن نزع کے وقت پہلے نبض میں بے قاعدگی آجاتی ہے اور کچھ دیر بعد وہ بالکل ٹھہر جاتی ہے اسی طرح جب سے اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو پیدا کیا ہے سورج کے طلوع وغروب کے نظام میں کبھی خلل نہیں آیا لیکن قیامت سے کچھ دیر پہلے اس عالم پر نزع کی کیفیت طاری ہو جائے گی اور اس کی نبض بے قاعدہ ہوجائے گی چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آفتاب کو ہر دن مشرق سے طلوع ہونے کا اذن ملتا ہے ایک دن اسے مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم ہوگا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

پس جس نزع کی حالت میں ایمان قبول نہیں ہوتا اسی طرح آفتاب کے مغرب کی جانب طلوع ہونے کے بعد (جو اس عالم کی نزع کا وقت ہوگا) توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ اس وقت ایمان لانا مفید نہ ہوگا۔ نہ ایسے ایمان کا اعتبار ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے بعد بے ایمانوں کو رسوا کرنے اور ان کے غلط دعویٰ ایمان کا راستہ بند کرنے کے لئے مومن و کافر پر الگ الگ نشان لگا دیا جائے گا۔

" دابۃ الارض جب نکلے گا تو اس کے پاس موسیٰ علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی۔ وہ انگشتری سے مومن کے چہرے پر مہر لگادے گا جس سے اس کا چہرہ چمک اٹھے گا۔ اور کافر کی ناک پر موسیٰ علیہ کے عصا سے مہر لگادے گا۔ (جس سے دل کے کفر کی سیاہی اس کے منہ پر چھا جائے گی) جس سے مومن و کافر کے درمیان ایسا امتیاز ہوجائے گا کہ مجلس میں مومن و کافر الگ الگ پہچانے جائیں گے۔ دابۃ الارض کے تھوڑے ہی عرصے بعد ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جس سے تمام اہل ایمان کا انتقال ہوجائے گا اور صرف شریر لوگ رہ جائیں گے۔ وہ چوپاؤں کی طرح سڑکوں پر شہوت رانی کریں گے ان پر قیامت قائم ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

بقیہ: قرآن کریم کا حق

اسے اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھے کہ اللہ نے مجھے قرآن کا مخاطب کیا ہے اور مجھ سے قرآن حکیم پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں باز پرس ہوگی لہٰذا خوب توجہ کے ساتھ قرآن حکیم کو سمجھنے کا انتظام کرے اور معلوم کرے کہ قرآن نے کن چیزوں سے منع کیا ہے اور کن کو کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ دراصل قرآن ہدایت اور کامیابی کا دستور حیات ہے جو شخص بھی قرآن سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ دیانتداری سے یہ سمجھے کہ اس کتاب پاک کے کیا حقوق اس پر عائد ہوتے ہیں۔ پھر یہ جائزہ لے کہ آیا وہ انہیں ادا کر رہا ہے یا نہیں اور اگر اسے معلوم ہو کہ وہ انہیں ادا نہیں کر رہا تو ان کی ادائیگی کے لئے بلاتاخیر سرگرم عمل ہوجائے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس پر اس کی دنیوی کامیابی و سربلندی اور اخروی فوز و فلاح کا دارومدار ہے۔

صحابہ کرام غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں

مولانا عبدالمالک فاروقی

حقائق اور واقعات کا انکار کرنا بہت مشکل ہے. خصوصاً کسی ایسی کھلی ہوئی حقیقت کا انکار جس کا مشاہدہ ایک شخص نے نہیں، ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں نے اور ایک بار نہیں متعدد بار کیا ہو. اور جس کی صداقت و حقانیت کی گواہی ایک بستی اور ایک شہر کے لوگوں نے نہیں ایک عالم اور ساری کائنات نے مل کر دی ہو۔

یہ شان بے مثال اور یہ لازوال فوقیت مسلمانوں کے اکابر اور سلف کی اس مقدس اور خدا کی سب سے پیاری جماعت کو کیوں حاصل ہوئی؟ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہی حضرات آگے چل کر حضرت خاتم الانبیاء اشرف الرسل محبوب داور شفیع محشر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے عینی شاہد اور گواہ عادل بنائے جانے والے تھے. اسی وجہ سے ان میں یہ عجوبہ روزگار خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں. اور اسی کی بدولت ان کی خلافت عالیہ کو حضرت حق مجدہٗ نے ایک جہاں سے خراج تحسین دلوایا اور بتلا دیا کہ جس نبی ﷺ کے شاگرد ایسے باکمال اور جس رسول ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہم ایسے عدیم النظیر اخلاق وصفات کے مالک ہوں، اس رسول کی عظمت و جلال، اخلاق و عادات، صدق و دیانت کا کیا مرتبہ ہوگا۔؟

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب "ازالۃ الخفاء" میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابولؤلؤ نے شہید کیا ہے اور اس حادثہ جانکاہ کی اطلاع مدینہ منورہ سے نکل کر ممالک اسلام میں پہنچی ہے تو ملک شام کا ایک پادری جس کے زیر اثر ایک عالیشان گرجا اور گرجے کے ساتھ کئی گاؤں معافی کے تھے چیخ چیخ کر رونے لگا اور مسلمانوں کے مجمع سے الگ ہو کر اپنی جماعت اور عیسائیوں کے گھروں پر پہنچ کر سب کو اطلاع دی کہ "آج امیر المومنین شہید ہو گئے۔ لہٰذا ہم سب کو بھی غم منانا چاہیے" اور اس کے بعد ایک پتھر پر حسب ذیل عبارت کندہ کرا کر اپنے گرجے کے صدر دروازے پر نصب کرا دی، جس میں اس نے لکھا تھا: "یاعمرؓ ما کنت ولیاً بل کنت والداً" یعنی اے عمر تم ہمارے حاکم اور بادشاہ نہ تھے تم تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کرتے تھے۔ جو باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے یہ کس کا تأثر ہے اور کون اس طرح افسوس و حسرت کے ساتھ یہ کلمات کندہ کرانے پر مجبور ہو رہا ہے. یقیناً اس وقت نہ تو خود حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے. اور نہ ان کے عتاب و سرزنش کا اندیشہ تھا. اور پھر اس پادری کا مذہب بھی اسلام نہیں بلکہ مسیحی تھا. اور ملک و قوم کے چھن جانے کا غضب بھی حد کو پہنچا ہوا تھا، پھر کیا چیز تھی جس نے اس کو اس عبارت کے کندہ کرانے پر مجبور کیا؟ بس اس کے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہ ان صحابہ کرام کا ذاتی اخلاق اور عادلانہ برتاؤ تھا جس سے ان کے دشمن بھی ان کا دم بھرنے پر مجبور ہو جایا کرتے تھے۔

مشہور و معروف عیسائی مؤرخ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد ﷺ" میں لکھتا ہے

"ہجرت سے تیرہ برس پہلے مکہ ایک ذلیل حالت میں پڑا ہوا تھا، مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی عظیم اثر پیدا ہوا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے خلاف وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے اور اسی قادر مطلق سے بکثرت و لذت دعا مانگتے اور اس کی رحمت پر مغفرت کی امید رکھتے تھے. اور حسنات، خیرات، پاکدامنی اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے. انہیں شب و روز اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا، اور یقین رکھتے تھے کہ وہی رازق اور ہماری ادنیٰ سے ادنیٰ حاجت کا خبرگیراں ہے. سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نئی حالت روحانی سے جس میں وہ ہمیشہ اپنے آقا کی یاد تازہ رکھتے تھے. مطمئن ہو کر اپنے مخالفین کی ہمہ گیر ذلت و رسوائی کا یقین رکھتے تھے. جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ان کی ساری امیدوں کا مرکز تھے، اپنی حیات تازہ کا مطیع سمجھتے تھے. اور ان کی ایسی کامل طور پر اطاعت کرتے تھے. جو ان کے رتبہ عالی کے مناسب تھی، اس تھوڑے ہی زمانہ میں جبکہ مکہ اس عجیب و غریب تاثیر سے دو حصوں میں منقسم ہو گیا تھا.

مسلمانوں نے مصیبتوں کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا، تقریباً ایک سو مرد و عورتوں نے اپنا گھر بار چھوڑا لیکن ایمان عزیز سے اپنا منہ نہیں موڑا اور جب تک کفار قریش کے مظالم ختم نہ ہو گئے یہ لوگ اپنا ملک چھوڑ کر ایک دوسرے ملک حبشہ میں مہاجرین کر رہے، پھر اس کے بعد اس تعداد سے بھی زیادہ آدمیوں نے جن میں ان کے نبی ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، اپنے عزیز شہر اور مقدس سرزمین کعبہ کو جس کو وہ لوگ تمام روئے زمین سے زیادہ عزیز و محترم خیال کرتے تھے، چھوڑ کر مدینہ کی طرف کوچ کر گئے۔

اِنسانِ کامِل

شگفتہ نزہت

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد اولادِ آدم میں ہابیل وقابیل کے پیدا ہونے سے خیر و شر، نیکی و بدی نے بھی جنم لیا۔ ان میں ایک قاتل دوسرا مقتول، ایک ظالم دوسرا مظلوم ٹھہرا یا اس طرح نیکی اور بدی کی طاقتوں کی جنگ کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا جو آج تک جاری ہے۔ جب بھی اس روئے زمین پر بدی اپنی انتہائی صورت میں غالب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اصلاح کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے یہ سلسلہ ہمارے آخری نبیؐ محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ تک جاری رہا اور آپؐ پر نبوت ختم کردی گئی۔

اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو انسان کو انسان بنانے کی کوشش میں بڑے بڑے واعظ، آتش بیان خطیب، فلسفی، بادشاہ اور حکمرانوں کے گروہ نظر آتے ہیں جنہوں نے تہذیب و تمدن میں عظیم انقلاب برپا کئے لیکن جب ان کے کارناموں اور نتائج پر مجموعی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں تو خیر و فلاح میں ترقی جزوی ہی نظر آتی ہے۔ انبیاء کے سوا کوئی شخص تاریخ میں ایسا نہیں ملتا جو پورے کے پورے انسان کو اندر سے بدل سکا ہو۔ حضورؐ کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ آپؐ کی دعوت نے پورے کے پورے اجتماعی انسان کو اندر سے بدل کر رکھ دیا یہ وہ دور تھا جبکہ پوری انسانیت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ وحشت، شرک، بت پرستی، ظلم، ناانصافی کا دور دورہ تھا لیکن آپؐ کی دعوت کا یہ اثر ہوا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں ذہنی انقلاب آگیا۔ خیالات بدل گئے عادات واطوار بدل گئے۔ رسم ورواج بدل گئے۔ حقوق و فرائض، خیر و شر کے معیارات بدل گئے اور حلال و حرام کے پیمانے تبدیل ہوگئے۔ اخلاق قدریں، قانون، جنگ وصلح کے اسلوب بدل گئے۔ الغرض تمدن کے ہر ہر شعبے کی کایا ہی پلٹ گئی یہ تبدیلی اتنی ہمہ گیر تھی کہ ہر طرف خیر ہی خیر، فلاح ہی فلاح اور تعمیر ہی تعمیر نظر آتی تھی۔ شر، فساد اور بگاڑنے والوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔

علامہ اقبال کے یہاں بھی انسانِ کامل کے متعلق جابجا اشارے ملتے ہیں ان کے خیال میں اسلام نے انسانی کمال اور فضیلت کو تسلیم کیا ہے ان کے نزدیک انسان کائناتِ ہستی کا بلند ترین مظہر ہے۔ اس لئے اس کو زمین پر نیابتِ الٰہی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ؎

بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے

تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

اقبالؒ کا انسانِ کامل کا تصور دراصل اس کے خلافتِ الٰہ کے اسلامی تصور پر ہی مبنی ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰؐ نے انسانِ کامل کا اعلیٰ ترین نمونہ دنیا کے لئے پیش کیا ہے۔ اس لئے اقبالؒ کا انسان کامل حضورؐ کی ہی ذات ہے۔ جن کی سیرت پاک انسان کے لئے مشعلِ ہدایت ہے جس کی روشنی میں چل کر انسان زندگی کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز ہوسکتا ہے۔

دراصل انسانِ کامل یا مردِ مومن کی زندگی آئینِ الٰہی کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کی زندگی فطرت میں ڈھل جاتی ہے۔ اور فطرت کے راز اس کی ذات پر منکشف ہوجاتے ہیں اور پھر انسان اس منزل پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی آنکھ خدا کی آنکھ، اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اس کی زندگی خدا کی زندگی بن جاتی ہے۔ ؎

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ

غالب وکار آفریں کار کشا کار ساز

خاکی ونوری نہاد بندۂ مولیٰ صفات

ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

اس کی ایک نظر اقوام کی تقدیر میں انقلاب پیدا کردیتی ہے۔

؎ کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اقبالؒ کا انسانِ کامل اخلاق فاضلہ کا نمونہ ہے اور اپنی زندگی میں اعلیٰ کردار کی تخلیق کرتا ہے اس میں بلاشبہ سخت کوشی، جدوجہد خطرات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کا جذبہ ہوتا ہے وہ اس طرح عناصرِ فطرت پر قابو پالیتا ہے اور بہترین و پاکیزہ معاشرہ وجود میں آجاتا ہے جہاں سکون ہی سکون اور امن ہی امن ہوتا ہے۔

قرآن کریم کا حق

حافظ شفیق احمد شہزاد، ناظم آباد، کراچی

تاریخ کے اوراق حامل قرآن کریم مسلمان کی عظمتوں کے امین ہیں جبکہ آج کے مسلمان کی پستیوں کے ہم خود شاہد ہیں۔ قرآن حکیم کل بھی وہی تھا۔ آج بھی وہی ہے اس کی ہدایات وارشادات میں سرِ مو کوئی فرق نہیں۔ پھر اس تضاد اس انداز وتذلیل اور اس عروج و زوال کی کیا وجہ ہے؟

قرآن حکیم کے قرب و بُعد کے دو ادوار ہمارے سامنے ہیں وجہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہ ہم حامل قرآن تو ہیں! مگر واقف قرآن نہ رہے۔ قرآن حکیم سے کسب فیض کے لئے علم وعمل لازم و ملزوم ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے

"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے سورہ قمر آیت ۲۲ یعنی ہم نے اس قرآن میں انسانوں کو اس دنیاوی زندگی میں اپنا اصل مقام اور صحیح کام یاد رکھنے کے لئے بڑا سہل انتظام کردیا ہے کوئی ہے اس سے نصیحت اور سبق حاصل کرنے والا؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلم شریف میں یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ "اللہ تعالیٰ اس کتاب قرآن کے ذریعے بہت سے لوگوں کو پستیوں سے اٹھا کر بلندیوں پر اور بہت سے بلندیوں والوں کو اٹھا کر پستیوں میں منتقل کرتا رہے گا"۔

قرآن کے صحیح حامل وعامل کے لئے بلندی اور غلط حامل وعامل کے لئے پستی مقدر ہے علامہ اقبال کا ارشاد ہے۔ "گر تو می خواہی مسلمان زیستن۔ نیست ممکن جز بقرآن زیستن یعنی اگر تم سچے مسلمان بن کر

زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو پھر قرآن کو سمجھے بغیر اس پر عمل کئے بغیر سچا مسلمان بن کر جینا ممکن ہی نہیں۔ یہ کتاب بڑی برکت والی کتاب ہے یہ اس واسطے نہیں کہ اس کو جزدانوں میں لپیٹ کر خوشبو لگا کر رکھ لیا جائے اونچا رکھ دیں۔ بلکہ اہل بصیرت کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یہ کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت کتاب ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں سورۃ ص آیت ۲۹

ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے۔ بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں سورۃ محمد آیت ۲۴

آج یہ وقت ہے کہ مختلف فتنے اژدہوں کی صورت میں اپنا منہ کھولے کھڑے نظر آتے ہیں کہ ذرا بھی انسان جنبش کرے وہ اس کے حلق میں جا گرے قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کے لئے ذریعہ ہدایت اور ذریعہ نجات بنایا ہے آج ہم جن مسائل میں گھرے ہوئے ہیں یہ اللہ کے کلام سے دوری کا نتیجہ ہے۔ ابھی اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جب بھی انسان نے قرآن حکیم سے اپنا تعلق جوڑا تو اللہ کے حکم سے اس کو دنیا کی حکمرانی اور قلب میں سکون اور اطمینان نصیب ہوا۔ ان حالات میں انسانیت کو صرف اور صرف قرآن کے دامن میں پناہ مل سکتی ہے۔ قرآن راہنمائے دنیا ہے اور راہبر دین بھی۔ ضامن امن عالم ہے اور ہادی فلاح آخرت بھی تسخیر کائنات کا مبشر ہے اور ظلم و تعدی پر عذاب الٰہی کا بھی علوم و انکشافات کی راہیں کھولتا ہے۔ اور اخلاقیات کی حد بھی قائم کرتا ہے۔ معاشیات اور معاشرت کا وکیل ہے۔ اور سوسائٹی کو نقصان پہنچانے والوں کو سخت سزا دلانے والا بھی خواہشات اور سرمایہ داری کے بتوں کو توڑتا ہے بھائی چارہ الفت اور مساوات کو عام کرتا ہے۔ ایک اللہ کا بندہ بناتا ہے ہزار ہا بندوں کی غلامی سے نجات دیتا ہے۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ کی رضا کے مطابق دنیا کے ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی دعوت دیکر آخرت کی ہمیشہ والی زندگی کو بہتر بناتا ہے۔ قرآن کا فہم حاصل کرنے اور سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ طالب ہدایت یقین کرے اور

باقی ص ۱ پر

دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

محمد اقبال حیدر آباد

وہ ذات جس نے عالم طفلی میں اسلام کی حقیقت کو تسلیم، جس نے کبھی بھی بُت کو سجدہ نہیں کیا جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری دنیا میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ جو آپؐ کے زمانہ میں کاتب وحی رہے۔ جن کے عقد میں سب سے چہیتی بیٹی سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ دیں۔ جن کی علمی قابلیت کا اعتراف حضرت عمر فاروقؓ، ابن عباسؓ وغیرہم جلیل القدر صحابہ نے کیا۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حضرت علیؓ کی عمر آٹھ برس تھی۔ بچپن سے ہی حضورؐ کے زیر سایہ تربیت پائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو۔ صبح کو سب امانتیں جا کر واپس دے آنا" یہ سخت خطرہ کا موقع تھا۔ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر خواب قتل گاہ ہے، لیکن فاتح خیبر کے لئے قتل گاہ فرش گل تھا۔

۷ھ میں خیبر پر فوج کشی ہوئی۔ اس مہم پر پہلے اور بڑے بڑے صحابہؓ بھیجے گئے تھے۔ لیکن فتح کا فخر کسی اور کی قسمت میں تھا۔ جب مہم میں زیادہ دیری ہوئی تو ایک دن شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "کل میں اس شخص کو علم دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دے گا اور جو خدا اور خدا کے رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور خدا کا رسول بھی اس کو چاہتے ہیں۔" یہ رات نہایت اُمید اور انتظار کی رات تھی۔ صحابہؓ نے تمام رات اس بے قراری میں کاٹی کہ دیکھئے یہ تاج فخر کس کے ہاتھ آتا ہے۔ صبح کو دفعتاً یہ آواز کانوں میں آئی کہ علیؓ کہاں ہیں؟ یہ بالکل غیر متوقع آواز تھی کیوں کہ جناب موصوف کی آنکھوں میں آشوب تھا اور سب کو معلوم تھا کہ وہ جنگ سے معذور ہیں۔ بغرض حسب طلب وہ حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی آپ کی آنکھیں بالکل صحیح اور درست ہو گئیں۔ اس درجہ صحیح اور درست گویا انہیں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر آپ کو علم مرحمت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی قیادت و امامت میں خیبر فتح کرا دیا۔ فتح خیبر کا سہرا آپؓ ہی کے سر ہے اس بنا پر دنیا آپ کو فاتح خیبر کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

۹ھ میں حضورؐ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ کو اپنا جانشین بنا کر مدینے میں چھوڑ گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپؐ مجھے بچوں اور مستورات میں چھوڑے جاتے ہیں (میں جہاد میں شرکت سے محروم رہ گیا) حضورؐ نے فرمایا کیا تم کو یہ بات پسند نہیں کہ تم کو میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (صحیح بخاری باب غزوہ تبوک)

ختم نبوت :۔ ختم نبوت اسلام کا کتنا بنیادی مسئلہ ہے کہ جہاں بھی اس کے خلاف شبہ پیدا ہونے کا ذرہ بھر امکان ہوتا ہے امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ازالہ فرما دیتے ہیں تاکہ بعد میں کسی کو غلط فہمی یا مغالطہ کا شکار ہونے کا موقع نہ ملے۔

اب دیکھو۔ یہاں نہ ختم نبوت کا موقع نہ محل نہ ذکر نہ بحث صرف بعید سے بعید امکان اس شبہ اور گمان کے پیدا ہونے کا تھا کہ جب حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ کی نسبت دی جا رہی ہے اور حضرت ہارونؑ نبی ہیں تو ہو سکتا ہے حضرت علیؓ بھی نبی ہوں۔ لہٰذا اس گمان کو فوراً "لا نبی بعدی" فرما کر نفی فرما دی اور اس وہم کو یکلخت ختم فرما دیا۔

باقی ص ۳۰ پر

حقیقتِ اناجیل اربعہ

مولانا نذیر احمد الٰہی نیر فیروزہ

اس چھوٹے سے مضمون میں یہ تحریر کیا جائے گا کہ جن کتابوں کو مسیحی لوگ اناجیل مانتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟ ان لوگوں نے جن کتابوں کو الہامی اناجیل تصور کیا ہوا ہے وہ چار ہیں۔ انجیل متی۔ انجیل مرقس، انجیل لوقا، اور انجیل یوحنا۔ ان کے علاوہ اور بھی اناجیل لکھی گئی تھیں۔ جن کو یار لوگ جعلی اور جھوٹی کہتے ہیں۔ مثلاً انجیل برناباس۔

اناجیل اربعہ کے مصنف اور تصنیف کا زمانہ

ان اناجیل اربعہ کے متعلق مسیحی علماء یہ فرماتے ہیں کہ انجیل متی کو جناب متی نے سنہ ۹۸-۹۶ء میں تصنیف کیا تھا اور انجیل یوحنا کو جناب یوحنا نے سنہ ۹۵ء میں قلمبند کیا تھا۔ یہ دونوں حضرات حضرت مسیحؑ کے صحابی تھے۔ انجیل مرقس کو جناب مرقس نے سنہ ۹۸-۹۶ء میں اور انجیل لوقا کو جناب لوقا نے سنہ ۹۵ء میں تحریر کیا تھا۔ یہ دونوں حضرات جناب مسیحؑ کے تابعی تھے۔

اناجیل اربعہ کیا ہیں؟

یوحنا (ب ۲۰ آیت ۳۰) اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ (یوحنا ۲۱: ۲۵) اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (لوقا ۱: ۱تا۳) چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اے معزز تھیوفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔

ان تینوں مقامات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کتابوں میں جناب مسیحؑ کی زندگی مبارک کے بعض اقوال وافعال لکھے گئے ہیں اور ان مختلف کتابوں کے نام انجیل متی وانجیل یوحنا وغیرہ رکھ دیئے گئے ہیں۔

ہم اور اناجیل اربعہ

ہمارے نزدیک اناجیل اربعہ الہامی نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں حضرت عیسٰیؑ کے بعض اقوال وافعال درج کئے گئے ہیں اور ان میں بھی رطب ویابس شامل ہے۔ اصل انجیل ان اناجیل کے علاوہ تھی۔ ہم اہل اسلام کے نزدیک انجیل اس وحی الٰہی کا نام ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسٰیؑ پر نازل فرمائی تھی۔ وہ ایک ہی تھی۔ اسی کو قرآن مجید نے انجیل کہا ہے جس طرح اصل انجیل کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے۔ مسیحی لوگوں کا اناجیل کے متعلق وہ عقیدہ نہیں ہے پس معاملہ صاف ہو گیا کہ یہ اناجیل وہ اصل انجیل نہیں جو حضرت عیسٰیؑ پر نازل ہوئی تھی اور نہ ہی ان اناجیل کا ذکر قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ اگر اب بھی کوئی آدمی قرآن مجید میں صرف انجیل کا لفظ پڑھ کر اناجیل اربعہ پر منطبق کرے تو اس کا ایسا کرنا اپنے آپ کو خوش فہمی میں مبتلا اور لوگوں کے ساتھ ساتھ سادہ لوحی کرنا ہے۔

عیسائیوں کا دعوٰی

ان اناجیل کے بارے میں مسیحی لوگوں کا یہ دعوٰی ہے کہ یہ کتابیں الہامی نہایت صحت کے ساتھ اور روح القدس کی مدد سے لکھی گئی ہیں۔ اب ان کے اس دعوٰی کی تحقیق کی جاتی ہے کہ ان لوگوں کا دعوٰی بجا ہے کہ نہیں!

پہلی غلطی

(متی ۱: ۱۱) "یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے" حالاں کہ تاریخ اول میں (۳: ۱۶) یکونیاہ کو یوسیاہ کا پوتا لکھا ہے۔ نیز متی نے یکونیاہ کے بھائی لکھتے ہیں۔ حالاں کہ تاریخ اول میں اس کے کسی بھائی کا ذکر نہیں۔ بلکہ یکونیاہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔

دوسری غلطی

(متی ۱: ۱۲) سیالتی ایل سے زربابل پیدا ہوا حالانکہ زربابل سیالتی ایل کا بیٹا نہ تھا بلکہ اس کا بھتیجا تھا۔ وہ فدایاہ کا بیٹا تھا۔ دیکھو تواریخ اول ۳: ۱۸، ۱۹)

تیسری غلطی

(متی ۱: ۱۳) "زربابل سے ابیہود پیدا ہوا" حالاں کہ زربابل کے کسی بیٹے کا نام ابیہود نہ تھا۔ دیکھو تاریخ اول ۳: ۱۹

چوتھی غلطی

(متی ۱: ۶) میں حضرت عیسٰیؑ کو حضرت سلیمانؑ کی اولاد میں شمار کیا گیا ہے اور لوقا ۳: ۳۱ میں ناتن کی اولاد میں سے لکھا ہے۔ حالاں کہ حضرات ناتن اور سلیمانؑ دونوں بھائی تھے۔ دیکھو ۲ سموئیل ۵: ۱۴ ان کے علاوہ انہی ابواب میں اور بھی غلطیاں ہیں۔ ان غلطیوں کے بعد اختلافی آیات ملاحظہ فرمایئے۔

پہلا اختلاف

(متی ۲۱: ۲) "اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ پاؤ گے انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ۔" (مرقس ۱۱: ۲) "اور ان سے کہا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ اور اس میں داخل ہوتے ہی ایک گدھی کا بچہ تمہیں بندھا ہوا ملے گا جس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہوا اسے کھول لاؤ۔ ان دونوں آیات سے اختلاف ظاہر ہے۔

دوسرا اختلاف

(متی ۱۴: ۵) اور وہ ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا کیوں کہ وہ اسے نبی جانتے تھے" (مرقس ۶: ۲۰) کیونکہ ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا۔ مگر سنتا خوشی سے تھا۔" ان دونوں مقامات میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

باقی ص ۳۰ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

عورتوں کا قبر پر جانا

رستم علی ـــــــــــ مکہ مکرمہ

س: عورتوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں۔ نیز قبر والے کے نام کی منت ماننا جیسے کہ بکرا دینا یا یہ کہ چادر چڑھانا وغیرہ۔

ج: اہل قبور کے منت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے۔ درمختار میں ہے۔

"جاننا چاہیے کہ اکثر عوام کی طرف سے مُردوں کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اور اولیائے کرامؒ کی قبروں پر روپے پیسے شمع، تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں۔ یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں۔ الا یہ کہ نذر اللہ کے لیے ہو اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے، لوگ خصوصاً اس زمانے میں اس میں بکثرت مبتلا ہیں۔ اس مسئلہ کو علامہ قاسمؒ نے "درر البحار" کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔"

علامہ شامیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "ایسی نذر کے باطل اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ یہ نذر مخلوق کے لیے ہے۔ اور مخلوق کے نام کی منت ماننا جائز نہیں، کیونکہ نذر عبادت ہے، اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منت مانی گئی وہ میت ہے۔ اور مُردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سوم یہ کہ اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ فوت شدہ بزرگ بھی تکوینی امور میں تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ کفر ہے۔" (رد المختار قبیل باب الاعتکاف ج ۲ ص ۴۳۹) نیز دیکھئے، البحر الرائق ج ۲ ص ۳۲۰)

رہا عورتوں کا قبر پر جانے کا مسئلہ؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی لعنت جوان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں" (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں۔ کپڑے پڑھ جاتی ہیں اور پھر وہاں جاکر غیر شرعی حرکتیں کرتی ہیں، منتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ اس لیے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، بلکہ بالاجماع حرام ہے۔ واللہ اعلم

ہنگاموں میں مرنے والے؟

عبداللہ ـــــــــــ کراچی۔

س: حکومت کے خلاف ہنگامے کر :ولے جب مرجاتے ہیں۔ یا افغان چھاپہ مار مرجاتے ہیں یا ہندوستان کے مسلمان فوجی مارے جاتے ہیں یہ سب شہید ہیں یا نہیں، کیونکہ یہ جہاد کے طریقے سے نہیں لڑتے، اور ہنگاموں میں مرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ اور اخبار میں لکھا جاتا ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے۔

ج: افغان چھاپہ مار تو ایک کافر حکومت کے خلاف لڑتے ہیں ان کے شہید ہونے میں شبہ نہیں، ہندوستان کے مسلمان فوجی، جب کسی مسلمان حکومت کے خلاف لڑیں، ان کو شہید کہنا سمجھ میں نہیں آتا۔ اور حکومت کے خلاف جلوسوں اور ہنگاموں میں مرنے والوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض بے گناہ خود بلوائیوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں، بعض بے گناہ پولیس کے ہاتھوں مرجاتے ہیں۔ اور بعض دنگا فساد کی پاداش میں مرتے ہیں۔ اسلیے ان کے بارے میں کوئی قطعی حکم لگانا مشکل ہے۔

تعویذ لٹکانا

سائل، محمد شفیق ـــــ کراچی

س: ایک دکان پر کچھ کلمات لکھے ہوئے دیکھے جو درج ذیل ہیں "جس نے گلے میں تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا" اور ساتھ ہی مذکورہ حدیث لکھی تھی۔ مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ (مسند احمد) گزارش یہ ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔ یا حدیث مذکورہ کا کیا درجہ ہے۔ اگر اس کا ذکر کہیں نہ ہو تو بھی درست ہے کہ گلے میں تعویذ پہننا کیسا ہے؟

ج: یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر اس میں تعویز سے مطلق تعویذ مراد نہیں بلکہ وہ تعویذ مراد ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں کیے جاتے تھے، اور جو شرکیہ الفاظ پر مشتمل ہوتے تھے۔ پوری حدیث پڑھنے سے یہ مطلب بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث کا ترجمہ یہ ہے:

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گروہ (بیعت کے لئے) حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو کو بیعت فرما لیا۔ اور ایک کو نہیں فرمایا۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نو کو بیعت کر لیا اور ایک کو چھوڑ دیا؟ فرمایا اس نے تعویذ لٹکا رکھا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے ہاتھ ڈالا اور تعویذ کو توڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیعت فرما لیا۔ اور فرمایا: مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ (مجمع الزوائد ص ۱۰۳ ج ۵) ترجمہ: جس نے تعویذ باندھا اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ہر تعویذ مراد نہیں، بلکہ جاہلیت کے تعویذ مراد ہیں۔ اور وہ جاہلیت میں کاہن لوگ شیطانوں کی مدد کے الفاظ لکھا کرتے تھے۔

تین طلاق کا مسئلہ

ایک صاحب ـــــــــــ کراچی

س: تین طلاق کے بعد کیا ہمیشہ کیلئے تعلق ختم یا کوئی شرعی طریقہ رجوع ہے کہ نہیں؟

ج: تین طلاق کے بعد نہ رجوع کی گنجائش رہتی ہے نہ دوبارہ نکاح کی۔ عدت کے بعد عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرکے ہمبستری کرے پھر دوسرا شوہر مر جائے یا از خود طلاق دیدے اور اسکی عدت گزر جائے تب پہلے شوہر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔

افکارِ قارئین ختم نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف تحریر سے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین — واقعات — تبصرے

خبردار ہوشیار

محمد جیاد لون ـــــ سورینام

یہ پمفلٹ ہمارے سورینام کے مجاہد ختم نبوت محمد جیاد نے مرتب کرکے شائع کیا جس کا لاہوری مرزائی کوئی جواب نہیں دے سکے۔ محمد جیاد کی تبلیغی کاوشوں سے سورینام میں ہزاروں قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں ان کا مکتوب گذشتہ شمارہ میں شائع کر دیا گیا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ محمد حنیف ندیم

زیر نظر مختصر پمفلٹ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ نبوت کا تجزیہ کرکے ان کے اپنے بیانات سے ثابت کیا ہے کہ ان کا یہ دعویٰ سراسر غلط اور بے اثر تھا اور جو لوگ اُس کے مرید یا چیلے ہیں اُن کا اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں ہے کیونکہ جس شخص کو وہ اپنا امام سمجھتے ہیں اُس نے مسلمہ اسلامی عقیدہ کے خلاف دعویٰ کیا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ سابقہ انبیاء کی طرح پیغمبری عہدہ پر فائز ہے مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں لیکن مسلمان انہیں مرزائی کے نام سے یاد کرتے ہیں مرزائی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اُن کے عقائد سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اُن کی مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام نہیں اُن کے نزدیک اُس اسلام سے مرزا غلام احمد قادیانی کا بنایا ہوا اسلام مراد ہے۔

چونکہ قادیانیوں (مرزائیوں) کے عقائد اسلامی عقائد کے خلاف ہیں اس لئے تمام دنیا کے مسلمانوں نے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا ہے مرزائی حضرات اہل سورینام میں اپنے آپ کو بطور مسلمان پیش کرتے ہیں اور اسلام کے نام پر اپنے غلط عقائد جنہیں مرزائی یا قادیانی عقائد کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کی اشاعت (تبلیغ) میں سرگرم ہے اس لئے ہم نے درست اور جائز سمجھا کہ اُن کے اور محمد علی لاہوری جماعت کے اس دعویٰ کی حقیقت کو مختصر ظاہر کر دیا جائے تاکہ لوگ اسلام کے نام پر اُن کے دھوکے سے صحیح سلامت محفوظ رہیں ہمیں اُمید ہے کہ سورینام کے مرزائیوں نے اس مختصر پمفلٹ کا بغور مطالعہ کیا خیال اور توجہ سے واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے دیکھا یا پڑھا تو ان پر دو اور دو چار کی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت غلط تھا اور قطعاً اللہ کی طرف سے نہیں تھا ان کے تمام الہامات اور دعاوی ان کے اپنے بیمار دماغ کی پیداوار تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی نبوت کا اقرار

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی" (ایک غلطی کا ازالہ ص۹)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میں اپنی نسبت نبی اور رسول کے نام سے کیوں کر انکار کر سکتا ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۸۰)

ایسا ہی خدا نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ (نزول المسیح ص۴۹)

اے عاقلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو۔ (تجلیات الٰہیہ ص۹)

اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

سو میں خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

لاہوری مرزائیوں کے حوالے ایسے ہیں۔ جن میں اُن کے مریدوں اور چیلاؤں نے مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کا اقرار کیا ہے۔ مختصر حوالہ جات حسب ذیل ہیں جماعت مرزائی لاہور کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔

(الحکم ۸ جولائی ۱۹۰۸ء ص۱۰)

"ایسا ہی ایک نبی (مرزا غلام) اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے"

ایسا نبی میرزا غلام احمد قادیانی ہے (ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۳، بابت ماہ جولائی ۱۹۰۴ء ص۲۴۸)

ایسا ہی ایک مرسل (رسول) جس کے ذریعے سے دلوں میں نور ایمان پیدا ہوتا ہے بانی سلسلہ احمدیہ ہے "میرزا غلام ہے۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۶ء ص۱۸۲-۱۸۳)

خواجہ کمال الدین نے اپنی تقریر میں صاف طور پر بیان کیا اور ٹبالہ والوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا (مرزا غلام احمد قادیانی) تم خواہ مانو یا نہ مانو"

(الحکم ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء ص۱ کالم ۳)

"لاہوری جماعت کا مشترکہ اعلان"

ہمارا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کے سچے رسول تھے۔ (اخبار پیغام ستمبر ۱۹۱۳ء ص۳)

فیصلہ

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جو شخص حضرت محمدؐ کے بعد دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ خود اپنے قول کے مطابق، بے دین دائرہ اسلام سے خارج، کاذب اور کافر ہے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ کرکے بقول خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کرکے اپنے کافر، کاذب اور بے دین ہونے پر خودی

مہر ثبت کر دی ہے۔ اُن کے پیرو مرید ان کے ماننے والے لاہوری ہوں یا سورینامی ایک کافر، کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج شخص کی پیروی کر کے ایسی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ پس اہل سورینام کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کاذب گروہ سے ہوشیار رہیں۔

برطانوی کانسٹیبل کا دعوائے نبوت اور ہماری حکومت

محمد عثمان ــــ ساجد اسلام آباد

ایک خبر نظر سے گذری وہ خبر قارئین "ختم نبوت" کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

لندن (نمائندہ جنگ) مانچسٹر پولیس اتھارٹی نے اپنے اجلاس کے بعد مانچسٹر پولیس کے سربراہ جیمز اینڈرٹن سے کہا ہے کہ وہ یا تو اپنے "پیغمبر" ہونے کے بارے میں خاموشی اختیار کرلیں یا پھر پولیس کی ملازمت چھوڑ دیں جیمز اینڈرٹن نے ریڈیو۔ بی کے ایک پروگرام میں کہا تھا کہ اہم اخلاقی مسائل کے بارے میں خداوند تعالیٰ ان کے ذریعے اپنا موقف بیان کر رہا ہے (جنگ لاہور ۲۴ جنوری ۸۷ء)

امید ہے کہ قارئین خبر پڑھ کر ضرور سوچیں گے کہ ایک عیسائی مملکت میں پولیس کے سربراہ کو نوکری سے صرف اس لئے برخاست کیا جا رہا ہے کہ اُس نے کہا ہے کہ "اخلاقی مسائل کے بارے میں خدا تعالیٰ اس کے ذریعے اپنا موقف بیان کر رہا ہے"! جبکہ ہمارے ملک میں جو صرف اس لئے قائم ہوا تھا کہ یہاں اسلامی نظام قائم ہوگا۔ اسلامی نظام تو شاید ہماری آئندہ نسلوں کو ہی نصیب ہو خدا کرے؟ الٹا یہاں داعی اسلام آقائے دوجہاں ختم المرسلینؐ کے دشمنوں کو اعلیٰ عہدوں سے نوازا جا رہا ہے۔ اور اس وقت صرف فوج میں کیپٹن کے عہدے سے لے کر لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے تک ۳۲۸ افسر موجود ہیں یہ صرف فوج کا حال جس کے اولین فرض (جہاد) کو مرزا قادیانی نے حرام قرار دے رکھا ہے دیگر محکموں میں قادیانی افسروں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ اور وہ اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں اور ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اگر اسکی معمولی سی جھلک دیکھنی ہو تو ہفت روزہ "ختم نبوت" جلد ۵ شمارہ ۳۱ کا اداریہ ہی پڑھ لیں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ سارقین ختم نبوتؐ کس طریقے سے ملکی خزانے کو لوٹ رہے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے حکمران جو صبح وشام اسلام کا نام لیتے نہیں تھکتے جب تقریر کرتے ہیں تو تمہید ایسے باندھتے ہیں جیسے کوئی بہت بڑا علامہ صاحب خطاب کرنے لگا ہو۔ ہر سال .... رمضان المبارک میں روضہ اقدسؐ پر حاضری دینا جن کا معمول بن چکا ہے کاش وہ آقائے دوجہاں سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے قادیانی افسروں سے کہہ سکے کہ مرزا قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والو سن لو تم مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور سچے مسلمان بن جاؤ یا پھر اپنی نوکریوں سے چھٹی کر دو!

ایک مسلمان طالب علم کا قادیانی طالب علم سے مکالمہ

ندیم شفیع درجہ نہم ہزارہ لائن

ضـیں ختم نبوت اکثر پڑھتا تھا لیکن قادیانیوں کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا اکثر باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی تھیں جن میں سے ایک اہم بات یہ کہ آخر ہمیں قادیانیوں سے اختلاف کیوں! لیکن آج میری ملاقات ایک طالب علم ساتھی سے ہوئی جو قادیانی ہے اس سے بات چیت کے دوران مجھے قادیانیت کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا آپ کی نظر کرتا ہوں مکالمے کی صورت میں۔

میں: کیا تم قادیانیت پر یقین رکھتے ہو۔

طالبعلم: نہیں میں اس پر یقین نہیں رکھتا کیوں کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی لیکن والدین کے کہنے پر مجھے سچ معلوم ہوتا ہے

میں: اگر میں تمہیں "ختم نبوت کا رسالہ" لا کر دوں تو پڑھو گے؟

طالبعلم: نہیں میرے پاس ہے میرے والد لاتے ہیں!

میں: لیکن وہ تو اس کے خلاف ہوں گے؟

طالبعلم: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پڑھنا چاہیے کچھ نہ کچھ معلومات ملتی ہیں!

میں: تمہارے کلمہ اور کلمہ طیبہ میں فرق ہے؟

طالبعلم: نہیں کوئی فرق نہیں!

میں: فرق ہے۔ اس کلمہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجگہ احمد لکھا ہوتا ہے میں نے خود ایک قادیانی مسجد پر کلمہ میں احمد لکھا

جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ کوٹ ادو

اپیل

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کوٹ ادو کی بنیاد حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ مدرسہ میں اس وقت 65 مسافر طلباء اور 200 مقامی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ کا پلاٹ صرف دس مرلہ پر منحصر ہے جو بہت تھوڑا ہے۔ مدرسہ کے نزدیک پچاس مرلہ کا ایک پلاٹ جو کہ چار دیواری اور ۴ کمروں پر مشتمل ہے جو ہمارے ایک بزرگ کی ملکیت ہے جو مدرسہ کو 3000 ہزار مرلہ کے حساب سے دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ۵۰ ایسے مخیر حضرات کی اشد ضرورت ہے جو کہ اپنی نیک کمائی سے ایک ایک مرلہ خرید کر دے سکیں جب تک مدرسہ قائم رہے گا ان حضرات کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر P.L.S-259 الائیڈ بنک آف پاکستان کوٹ ادو ہے۔

ترسیلِ زر کا پتہ

حافظ محمد اسلم خاکی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ وارڈ نمبر ۴ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

جو اور دیکھا تھا اس مسجد کی تصویر میں نے ختم نبوت میں دیکھی تھی وہ خاموش ہو گیا۔

میں: اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری کتاب میں کیا فرق نہیں؟

طالبعلم: کوئی فرق نہیں!

میں: فرق ہے اور وہ یہ کہ سورۃ نوح کی جگہ تمہاری کتاب میں کشتی نوح لکھا ہوا ہے اگر سورۃ کے نام میں فرق ہے تو سورۃ کے اندر کیا ہو گا۔

میں: اور ایک اہم بات یہ کہ جو بھی پیغمبر اپنے خالق حقیقی کے پاس گئے تو وہ عبادت میں یا آرام سے گئے مگر مرزا صاحب تو پاخانے کی حالت میں مرے؟

طالبعلم: مگر بعض پیغمبر بستر پر سے نہیں گئے۔

میں: لیکن وہ بڑے آرام سے اللہ کی راہ سے گئے ہوں گے اگر فرض کرو تو تب۔

طالبعلم: دراصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کو ہیضہ کی بیماری تھی جس کی وجہ سے وہ لیٹرین میں چل بسے۔

میں: تم نے تسلیم کر لیا کہ وہ پاخانے میں مرا اتنی بڑی دلیل کے بعد بھی تم یقین کرتے ہو کہ وہ سچا ہے؟

طالبعلم: تم اس بات سے اندازہ لگا لو کہ جو جھوٹے نبی آئے تو وہ کامیاب نہیں ہوئے مگر مرزا صاحب کے مرید تو اب بھی تقریباً ہر ملک میں ہیں!

تو میں نے آخر میں کہا کہ انشاء اللہ وہ بہت جلد ہی ختم ہو جائیں گے

چور بھی کہے چور چور

امجد اقبال ساجد — جھنگ صدر

"مرزا رفیع احمد..... ربوہ سے لکھتے ہیں اس سے قبل کہ پانی سر سے گزر جائے اس بد عادت کو ترک کر دینا چاہیئے کہ ہر خرابی کا الزام دوسروں کو دیا جائے۔ ایک دوسروں کو کافر، ملحد اور خارج از اسلام کہنے کی روش ختم کرنی چاہیئے"

(روزنامہ "جنگ" ۴ر جنوری ۸۸ء ولی ایڈیشن)

کراچی اور حیدرآباد کے فسادات کسی سے مخفی نہیں ان فسادات کے شروع ہونے کی وجوہات بھی ملکی اخبارات میں سب حضرات نے پڑھ لی ہیں۔ ان فسادات سے بہت سا جانی مالی نقصان ہوا ہے اس موقع پر روزنامہ "جنگ" نے عوام سے اس عنوان کے تحت رائے لی۔

"کیا یہ واقعی تخریب کاری غیر ملکیوں کا کام ہے"

ملک کے مختلف طبقہ فکر کے لوگوں نے اس بحث میں حصہ لیا اور تھوڑے سے لوگوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ یہ واقعی غیر ملکی تخریب کاروں کا کام ہے مگر اس بحث میں ایک بیان ایسا بھی چھپا ہے جس میں نہ تو واضح طور پر کسی تخریب کار عنصر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور نہ ہی اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ ہاں البتہ اگر آپ اوپر لکھا ہوا رفیع احمد کا بیان دوبارہ پڑھ کر ذہن پر زور دیں تو آپ کو اس میں ایک خفیہ دھمکی نظر آئے گی کہ اگر ایک دوسرے کو کافر، ملحد اور خارج از اسلام کہنا چھوڑ دو گے تب یہ فسادات رک سکتے ہیں۔ اور میرے اس خیال کی تصدیق مرزا طاہر کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے جو اس نے لندن میں بیٹھ کر کہے ہیں کہ

"پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے"

(روزنامہ "جنگ" کراچی ۹ اپریل ۱۹۸۸ء و ہفت روزہ [illegible] لاہور)

قادیانیوں کی اسلام دشمنی تو اس دن سے ہی واضح ہو گئی تھی جب انگریزوں کے خود کاشتہ نبی مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس کے بعد اس کے جانشینوں نے اپنے بزرگوار کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے منحوس "انگریز کا دامن نہیں چھوڑنا" اور آج بھی اپنے باوا کی وصیت کو پلے باندھ کر لندن میں جا پناہ لی ہے۔ ان کے گرو نے تو فقط انگریزوں کو ہی اپنا ہادی و رہبر سمجھا مگر مرزا کی ذریت نے اپنی اسلام دشمنی پر مہر ثبت کر دی ہے پچھلے دنوں اخبارات میں ایک تصویر چھپی تھی جس میں مرزائیوں کے دو لیڈر اسرائیلی وزیر اعظم سے محو گفتگو ہیں اور ساتھ ہی اپنے گرو کی طرح اس ملعون سلطنت (جس کا قیام خالصتاً اسلامی ملک کا خاتمہ اور یہودیت کا پرچار ہے) کے وزیر اعظم کی اس بات پر تعریف کر رہے ہیں کہ انہوں نے اسرائیل میں تبلیغ کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس بات سے یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ اس انگریزی ذریت کے یہودی ریاست سے گہرے تعلقات ہیں۔ اور لندن میں بیٹھ کر مرزا طاہر کا یہ بیان دینا کہ "پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے"۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انگریزی ذریت اور یہودی ریاست اسرائیل میں اس بات پر معاہدہ ہو چکا ہے کہ ہم ملک میں تخریب کاری کریں گے اور تم اپنے گرو گھنٹال (روس و امریکہ) کے ہمراہ اس ملک پر قابض ہو جانا۔ کراچی، حیدرآباد کے واقعات میں شاہ بلیغ الدین کے تبصرے کے مطابق اس بات کی شہادت موجود ہے کہ بعض ایسے اشخاص کو بھی ان فسادات میں ملوث دیکھا گیا ہے جو ان علاقے کے رہنے والے نہیں ہیں۔ اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کے نمائندہ کے مطابق فسادات کے دنوں میں ربوہ مرزائیوں سے تقریباً خالی نظر آتا تھا۔ یہ تفصیلات اسباب کی طرف واضح اشارہ ہیں کہ ان فسادات میں مرزائیوں کا گہرا ہاتھ ہے اور حکومت وقت کو چاہیئے کہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے واپس بلا کر اس بات کی تحقیقات کرائے۔

باقی رہا رفیع احمد کے بیان کا دوسرا جز کہ کافر، ملحد اور خارج از اسلام کہنا ختم کیا جائے تو بھی اس میں ہمیں کیوں الزام دیتے ہو۔ ہم تمہیں اس لحاظ سے کافر کہتے ہیں کہ تم نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا انکار کر کے ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کیا ہے جو اپنے کردار و اعمال کی وجہ سے انسان کہلانے کا حقدار بھی نہیں تھا۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے کہ نبی کریمؐ آخری نبی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کی طرف واضح اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" دوسری جگہ ارشاد فرمایا "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو" اس لحاظ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور دجال کو نبی تسلیم کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب مرزائی اس بات کی کوشش میں ہیں کہ ہم انہیں کچھ نہ کہیں اور ان کو اپنا بھائی بنا لیں اور مرزائی اس بات کے بھی خواہش مند ہیں کہ مسلمان ان کو کافر نہ کہیں اس بات کا فیصلہ تو ان کا گرو غلام احمد قادیانی ہی کر گیا تھا۔ الفاظ سے قطع نظر جس کا مفہوم یہ تھا کہ جس نے میرا نام بھی نہیں سنا وہ بھی اگر مجھ پر ایمان نہ لائے تو

دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایک دوسری جگہ کہا کہ میرے نہ ماننے والے کنجریوں کی اولاد ہیں۔ رفیع احمد سے سوال یہ ہے کہ تمہارا گرو تو اپنے بقول ہمیں کنجریوں کی اولاد کہے اور ہم تمہیں یعنی مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو بھائی بنا لیں یا تم سے کاروبار لین دین وغیرہ کریں تو تُف ہے ہماری زندگیوں پر۔

بہرحال میں کہنا صرف یہ چاہتا ہوں کہ حکومت وقت اپنے آئین کا تحفظ تو کرے۔ اسی تحفظ کے سلسلے میں مرزائیوں کو اس بات کا سختی سے پابند کرے کہ وہ شعارِ اسلام کی توہین نہ کر سکیں۔

پاکستان نیوی پر قادیانی تسلط!

ایک واقف حال کے قلم سے

آستین کے سانپ دیمک کی طرح پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں ان آستین کے سانپوں میں گستاخانِ رسول۔ مرزا قادیانی کے پجاری قادیانی سرفہرست ہیں۔ مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنا ان کا اولین مشن ہے اور پاکستان کے وجود کا خاتمہ ان کے مشن کی اہم کڑی ہے۔ لیکن ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یوں تو یہ کافر پاکستان میں بہت سے اہم اور حساس اداروں پر مسلط ہیں لیکن پاکستان نیوی پر ان کی گرفت تمام محب وطن پاکستانیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ خدا کرے حکومت خواب غفلت سے بیدار ہو۔ ان کا زوال کی خبر لے اور منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ نیوی کا سربراہ افتخار احمد سروہی پکا قادیانی ہے۔ پاکستان نیوی کو ناکارہ کرنا چاہتا ہے اور تمام قادیانی افسروں کو لوٹ مار کرنے کے لئے اہم عہدوں پر نواز رہا ہے۔ جولائی ۱۹۸۷ء کے چٹان نامی رسالے میں اس کا نام قادیانیوں کی لسٹ میں چھپ چکا ہے شاید کہ حکومت وقت کو یہ بات یاد نہیں ہے۔ اس پر دو دفعہ بغاوت کا الزام لگا ہے۔ اس نے سربراہ بنتے ہی کتنے قادیانیوں کو نوازا ہے۔ اس کی مختصر جھلک مندرجہ ذیل ہے۔

ریٹائرڈ کموڈور ایس این اے شاہ کو کے پی ٹی میں اہم عہدہ پر لگوانا سروہی کا کام ہے۔ اسی طرح شپ یارڈ میں نیوی کے ریڈ ایڈمرل نعیم احمد بیگ جو منیجنگ ڈائریکٹر لگے ہیں پکا قادیانی ہے کیپٹن نعیم احمد شپ یارڈ قادیانی ہے۔ پاکستان کا چیف انجینئر سروہی کا خاص چہیتا صلاح احمد پکا قادیانی ہے ریڈ ایڈمرل تسلیم احمد این ایچ کیو اسلام پکا قادیانی ہے پاکستان نیوی ڈاکیارڈ کا موجودہ جنرل منیجر سہیل احسان سروہی کا خاص آدمی ہے قادیانی ہے اس کے علاوہ ڈاکیارڈ کا ایم پی سلیم انور کیپٹن۔ ایس ایم او کمانڈر سلیمان اسماعیل اور دیگر کچھ افسران قادیانی ہیں۔ ان سب کے آپس میں بہت گہرے مراسم ہیں ریٹائرڈ کموڈور سلیم الدین احمد پکا قادیانی تھا جو نیوی سے کروڑوں کا غبن کر گیا اس کو بچانے والا اور پشت پناہی کرنے والا سروہی ہے۔ کموڈور ارشد رحیم کو اسلام آباد نیوی ہیڈ کوارٹر میں اہم عہدہ دیا ہوا ہے پکا قادیانی ہے۔

سروہی نے جب سے عہدہ سنبھالا ہے تمام قادیانیوں کو خوب نوازا ہے اور نیوی کے نظام کو درہم برہم کر رہا ہے۔ خدا جانے یہ سب مل کر آخر کیا کرنا چاہتے ہیں؟ ارباب اقتدار کو اس بات کا فوری نوٹس لینا چاہئے تاکہ یہ لوگ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

کیا مرزا قادیانی پنجاب کا ہیرو تھا یا ہیروئن؟

عبدالخالق قریشی ـــــ دبئی

پچھلے کسی شمارے میں حنیف رامے صاحب کی رائے مرزا کے بارے میں یہ تھی کہ وہ پنجاب کا ہیرو تھا اور حنیف رامے نے بڑے شدومد سے مرزا قادیانی کو پنجاب کا ہیرو ثابت کر دیا تھا۔ میں نے جب یہ مضمون پڑھا، تو مرزا قادیانی کے ملعون ہونے پر افسوس تو تھا ہی۔ لیکن حنیف رامے پر مرزا سے زیادہ مرتد ہونے کا خیال گزرا جو صاحبان رسالہ ختم نبوت کے قاری ہیں۔ انہیں رامے صاحب کے مضمون کے بارے میں خاطر خواہ علم ہے۔

قارئین کرام سے عرض خدمت ہے کہ پہلے تو ہیرو اور ہیروئن کے درمیان فرق معلوم کرتے ہیں کہ ہیرو کس اوصاف والے انسان کو کہتے ہیں اور ہیروئن کونسی عورت کہلوانے کی حق دار ہے جیسا کہ اہل علم و دانش یہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ہیرو ایک خوبرو تنومند نوجوان کو جو کہ جسمانی طور سے نہایت مضبوط اور اپنے حواس خمسہ پر پورا عبور رکھتا ہو وہ ہیرو کہلوانے کا حقدار ہے۔ لوگ ایسے جوان کو بے ساختہ ہیرو کے لقب سے نوازتے ہیں بعض حضرات تو ایسے شخص کو دیکھ کر اللہ کی تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اس شخص کو کتنی خوبیوں سے نوازا ہے وغیرہ وغیرہ اسی پر ہیروئن کو قیاس کر لیں۔ لیکن رامے صاحب ایک بیماری کے مجموعے ٹنڈے اور کانے کو ہیرو بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس کی تعریفوں میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں کہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ حنیف رامے ان کے رشتہ دار ہیں۔ جبکہ مرزا ہیروئن کی صفت پر کچھ پورا نہیں اترتا۔ ہاں البتہ ایک مرتبہ مرزا نے خود کہا تھا کہ گویا آپ عورت ہیں اور خدا نے آپ پر رجولیت کا اظہار فرمایا، اور پھر مرزا کو حمل ہو گیا بعد از دس ماہ مرزا کے بچہ ہوا۔ (جو یقیناً حرام کا ہوگا) یہ یاد رہے کہ ۱۰ ماہ بعد گدھا بچہ دیتی ہے۔ "مرزا ئیر کا رسالہ اسلامی قربانی دیکھیں" مرزا اپنی اس حرکت سے عورت ثابت ہوتا ہے کیونکہ حمل عورت ہی کو ہوتا ہے۔ اس لئے مرزا کو ہیروئن کہنا بھی مناسب ہے۔ لیکن حنیف رامے صاحب کو خوش کرنے کیلئے مرزا کو ہیروئن تسلیم کر لیں۔ تو احسان مند ہوں گا۔ ویسے میری ناقص رائے ہے۔ کہ حنیف رامے صاحب اپنی صحت کا خیال رکھا کریں۔ لاہور میں اچھے اچھے ڈاکٹر ہیں۔

مجاہدِ ختم نبوت آغا شورش کشمیریؒ نے فرمایا

تحریر حسین شاہ ، [illegible]

مرنے کے بعد مجھے وہ شخص غسل دے

- ــــ جس نے منبر و محراب کی عظمت کو داغدار نہ کیا ہو۔
- ــــ جو کبھی انگریزی فوج میں بھرتی ہو کر ملک معظم کی حکومت کے لئے نہ لڑا ہو۔
- ــــ جس کا اوڑھنا بچھونا صرف اسلام ہو۔
- ــــ مجھے وہ شخص کفن پہنائے جس کی غیرت نے کبھی کفن نہ پہنا ہو۔
- ــــ مجھے وہ اشخاص کندھا دیں جو ظلم و جور کے خلاف لڑتے رہے ہوں۔ اور جن کے ہاتھ میں ظلم و جور کی بیخ کنی کے بعد

باقی ص ۲۹ پر

از: آغا شورش کاشمیری مرحوم

قادیانیت اور علامہ اقبال

"قادیانی اسلام کے غدار ہیں۔ اقبالؒ"

اسلام کا غدار

دینیاتی نقطۂ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ اسلام کی اجتماعی اور سیاسی تنظیم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو۔ جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے (مکتوب: بجواب نہرو۔)

قادیانیت کا مقابلہ

علماء ہند نے قادیانیت کو ایک دینی تحریک تصور کیا اور دینیاتی حربوں سے اس کا مقابلہ کرنے نکل آئے۔ میرا خیال ہے اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ طریقہ موزوں نہیں۔ ۱۷۹۹ء سے ہندوستان میں اسلامی دینیات کی جو تاریخ رہی ہے اس کی روشنی میں احمدیت کے اصل محرکات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے دنیائے اسلام کی تاریخ میں ۱۷۹۹ء کا سال بے حد اہم ہے۔ اسی سال ٹیپو شہیدؒ کو شکست ہوئی۔ اسی سال جنگ نورینو ہوئی جس میں ترکی کا بیڑہ تباہ ہو گیا۔ اور ایشیا میں اسلام کا انحطاط انتہا کو پہنچ گیا (بجواب نہرو)

قادیانی

فرمایا: قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اگر استیصال نہ کیا گیا تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا۔ (عبدالرشید طارق، ملفوظات)

احمدیت کے اداکار

تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے وہ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔ (بجواب نہرو)

سیاسی چال

ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے جب قادیانی مذہبی اور معاشی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟

علیحدگی کا مطالبہ

ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی (قادیانی) اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔

(اسٹیٹسمین کے نام خط ۱۰ جون ۱۹۳۵ء)

ہندوستانی پیغمبر

قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی جماعت تیار کرنا ہے۔ (پنڈت جواہر لال نہرو کے مضامین مطبوعہ ماڈرن ریویو کا جواب)

قادیانیت اور بہائیت

بہائیت قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن موخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے اس کے ضمیر میں یہودیت کے عناصر ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت

کی طرف راجع ہے۔ (قادیانیت اور اسلام)

قادیانیت

قادیانیوں کے لئے صرف دو ہی راہیں ہیں۔ یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں اور الگ ہو جائیں یا ختم نبوت کی تاویلیں چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

(قادیانیت اور اسلام)

مرزا غلام احمد قادیانی

آخر عمر میں قریباً ہر صحبت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آ جاتا تھا۔ ایک دفعہ فرمایا:

"سلطان ٹیپو کے جہاد حریت سے انگریزوں نے اندازہ کیا کہ مسئلہ جہاد ان کی حکومت کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے جب تک شریعت اسلام سے اس مسئلہ کو خارج نہ کیا جائے ان کا مستقبل محفوظ نہیں۔ چنانچہ مختلف ممالک کے علماء کو آلہ کار بنانا شروع کیا۔ اسی طرح ہندوستانی علماء سے بھی فتوے حاصل کئے لیکن تنسیخ جہاد کے لئے ان علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس ہوئی جس کا بنیادی موقف ہی یہ ہو کہ اقوام اسلامیہ میں تنسیخ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔ احمدیت کا حقیقی سبب اسی ضرورت کا احساس تھا۔" ایک روز فرمایا:

"فتوؤں کی نقول تلاش کرو، ممکن ہے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے ان کا سراغ مل جائے۔ مولوی صاحب سے ذکر آیا تو انہوں نے سرسید کے کتب خانہ علی گڑھ کی طرف راہنمائی کی حضرت علامہ نے سید ریاست علی ندوی کو لکھا۔ اور اس کام کے لئے آمادہ کیا۔ فرمایا: "قرآن کے بعد نبوت و وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا تمام نظامِ آیات کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلامی، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر و منافی ہے۔

(عرشی ملفوظات)

مرسلہ: نائلہ محمود چھیپا جامعہ فاروقیہ کراچی

معرکۂ بہاولپور

مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کا عدالت میں مرزائیت شکن بیان

حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب قدس اللہ تعالیٰ کی بلند ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں اُن کی حیات مبارکہ کا تقریباً ربع حصہ فتنہ قادیانیت کو تار تار کرنے میں صرف ہوا آپ کی مساعی جمیلہ اس حد تک کامیاب ہو چکی تھی کہ قادیانیوں کا کفر امت مسلمہ کا ایک اتفاقی فیصلہ بن چکا تھا۔ لیکن مشیت الٰہی بعض اوقات عجیب رخ اختیار کر لیتی ہے کہ اس جد و جہد کے کچھ مرحلے آپ کی ناسوتی زندگی کے بعد تقدیر الٰہی میں طے ہو چکے ہوتے ہیں۔ ذیل میں ایک واقعہ آپ کی مساعی جمیلہ کی عکاسی کرتا ہے۔

تقسیم ہند سے پہلے ریاست بہاولپور پنجاب میں ایک اسلامی ریاست تھی جو بعد میں پاکستان کے اندر ضم ہو گئی ہے اس میں ایک عبدالرزاق نامی شخص مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا اس کی منکوحہ مسماۃ غلام عائشہ نے ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو نکاح فسخ کرنے کا دعویٰ کیا ایک انتہائی طویل مرحلے کرکے یہ مقدمہ ۱۹۳۲ء کو ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں تحقیق شرعی کے لئے پیش ہوا تو مدعیہ کی طرف سے ہندوستان کے جید علماء نے شہادتیں پیش کیں اور مدعا علیہ کی طرف سے ان شہادتوں کو رد کرنے کے لئے پوری کوششیں شروع کر دی گئیں ان دنوں مولانا انور شاہ صاحبؒ دیوبند سے ڈابھیل کے لئے رخت سفر باندھ چکے تھے کہ آپ کو شیخ الجامعہ کا خط موصول ہوا تو ڈابھیل کا سفر ملتوی کر کے سرزمین بہاولپور کو تشریف آوری سے مشرف کیا وہاں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "میں ڈابھیل کے لئے پابرکاب تھا کہ اچانک مجھے شیخ الجامعہ کا مکتوب ملا تو یہ سوچ کر کہ میرے پاس زاد آخرت کچھ بھی نہیں شاید یہی بات ذریعہ نجات ٹھہرے کہ میں حضورؐ کے دین کا جانبدار بن کر یہاں آیا ہوں" یہ سن کر آپ کے ایک شاگرد اُٹھے اور آہ و بکا کرتے ہوئے آپ کی تعریف میں چند کلمات کہے تو فرمایا "کہ ان صاحب نے مبالغہ سے کام لیا ہے حالانکہ ہم پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اگر ہم تحفظ ختم نبوتؐ نہ کر سکیں تو گلی کا کتا ہم سے بہتر ہے" ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء کو آپ کا بیان شروع ہوا کمرۂ عدالت اُمراء، رؤسا اور علمائے کرام سے بھرا ہوا تھا کمرہ عدالت میں کئی دنوں تک علم و عرفان کے دریا بہاتے رہے اور قادیانیت کے کفر و ارتداد۔ دجل اور فریب کے تمام پہلوؤں کو آفتاب کی طرح روشن کر دیا آپ نے ایمان اور کفر کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا "ایمان کسی کے قول کو اُس کے ایمان پر باور کرنے اور غیب کی خبروں کو انبیاء کے اعتماد پر یقین کرنے کو کہتے ہیں اور کفر حق ناشناسی اور انکار کا نام ہے اس کے بعد آپ نے تواتر کی چار قسمیں بیان کیں کہ (۱) احادیث متواترہ وہ ہیں کہ جن کو ۳۰ صحابہؓ سے بسند مذکور کیا گیا ہو اور نزول مسیح پر ۴۰ احادیث متواتر موجود ہیں اور اس کا انکار کفر ہے (۲) اسی طرح قرآن تواتر سے ثابت ہے اور اس کا انکار بھی کفر ہے (۳) معجزات رسول اللہ بھی تواتر سے ثابت ہیں اور ان کا منکر بھی کافر ہے آخر میں چوتھی قسم تواتر توارث بیان کی جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک نسل نے دوسری نسل سے لیا ہو مثلاً تمام اُمت اس میں مساوی طور پر شریک ہے کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس تواتر کا انکار بھی کفر ہے اور مزید یہ فرمایا کہ متواترات میں تاویل اور ان کے مطالب کو مسخ کرنا بھی کفر ہے اور کفر کی دو اقسام بیان فرمائیں فعلی اور قولی فعلی کفر یہ کہ ایک شخص ساری عمر نماز پڑھتا ہے اور اس کے بعد ایک بار بھی کسی بت کے سامنے سجدہ کرتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور تارک نماز سے بھی بالاتر ہو جاتا ہے اور خدا کی صفات و فعل میں اس کو اس کا شریک قرار دینا یا یہ کہنا کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی آئے گا کفر قولی ہے۔ یہ سب حقائق جو زیر بحث آئے ان کا منکر کافر و مرتد ہے جس کی سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں۔ بیان یہیں تک پہنچا تھا کہ قادیانی وکیل نے اعتراض کیا کہ "کفر و ایمان کا فیصلہ کس طرح ہو سکے گا جب کہ دیوبندی بریلویوں کو اور بریلوی دیوبندیوں کو کافر کہتے رہتے ہیں" اس پر شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف قانون کا اختلاف ہے جب کہ دیوبند اور بریلی کے اختلاف کی نوعیت صرف واقعات میں اختلاف ہے اسے قانونی اختلاف نہیں کہا سکتا" اس کے بعد مولانا نے اجماع پر خطاب کرتے ہوئے اجماع کے منکر یا اس میں تحریف کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا قادیانی وکیل نے پھر اعتراض کیا کہ (۱) اسلام میں اجماع کا دعویٰ ہی غلط ہے کیونکہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ (من ادعی الاجماع فھو کاذب) "یعنی جو اجماع کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے" تو مولانا نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ امام ہمام سرے سے ہی اجماع کے منکر ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ کہیں کہیں اجماع کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ مسائل میں اجماع نہیں ہوتا مسائل کے استنباط و استخراج کے لئے اجماع امت عمومی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ ایک مستقل فکر کے موجد ہونے کے باوجود اجماع امت کا انکار کریں مزید یہ کہ حضورؐ کے سانحہ وفات کے بعد اس اُمت میں سب سے پہلے اجماع ایک نبی کاذب مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا نیز صبح الاعشیٰ صفحہ ۳۰۹ جلد نمبر ۱۳ میں ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے ایک شاعر کو یہ شعر کہنے پر علماء کے فتوے پر قتل کر دیا تھا۔

وکان مبدأ ھذا الدین من رجل
سعی فاصبح یدعی سید الامم

کہ دین اسلام کی ابتداء ایک شخص کی ذاتی کوششوں سے

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

بچوں کے لئے تیسرا سبق

سوال: ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب: ایمان مجمل یہ ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر، جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

سوال: ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب: ایمان مفصل یہ ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو اور آسمانوں اور زمینوں کو اور تمام مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے۔

بچیوں کے لئے تیسرا سبق

ہم کہنا مانتے ہیں

میں اور میری بہن سعیدہ امی اور ابا جان کا کہنا مانتے ہیں۔ ہمارا بھائی سعید امی اور ابا جان کا کہنا مانتا ہے۔ ہم سب امی اور ابا جان کا کہنا مانتے ہیں۔ امی کہتی ہیں اٹھو بیٹھو۔ ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ امی قرآن پاک پڑھتی ہیں ہم سب سنتے ہیں چپ چاپ ہو کر۔ امی کہتی ہیں قرآن پڑھا جائے تو چپ چاپ ہو کر سننا چاہیئے امی نماز پڑھتی ہیں۔ ہم نماز کے سامنے سے نہیں نکلتے۔ امی کہتی ہیں سعیدہ، شاباش تم اچھی لڑکی ہو۔ امی کہتی ہیں شاباش سعید تم اچھے لڑکے ہو۔ ہم سب اچھے ہیں ہماری امی بھی اچھی ہیں۔

ہمارا تمہارا خدا بادشاہ

ہمارا تمہارا خدا بادشاہ جس کے اشارہ سے آندھی آتی ہے ہوا چلتی ہے دھوپ نکلتی ہے مینہ برستا ہے جاڑا آتا ہے سی سی، سی سی، ہو ہو۔ ہو ہو۔ گرمی آتی ہے ہم پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں گیہوں خدا نے پیدا کئے ہیں۔ گیہوں چکی میں پستے ہیں پھر آٹا گوندھا جاتا ہے، توے پر روٹی ڈالی جاتی ہے اور ہم سب بیٹھ کر ساتھ ساتھ کھاتے ہیں۔ الگ الگ بیٹھ کر نہیں کھاتے۔

جہاد کسے کہتے ہیں ——؟

رانا عبدالستار ذہبی قیصرانی

اسلام اور امت مسلمہ کے فائدے کے لئے تلوار سے یا دوسرے کسی طریقے سے اسلام دشمن گروہوں کو زک پہنچانا اور اس سلسلہ میں پوری پوری کوشش کرنا جہاد کہلاتا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم ملک اسلامی ملک پر حملہ کرے تو ایسے میں اس جارح غیر مسلم ملک کے خلاف جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تلوار، نیزے اور تیروں وغیرہ سے جہاد کیا جاتا تھا آج اس کی جگہ بندوقوں اور دوسرے مہلک ہتھیاروں نے لے لی ہے۔ جہاد اس وقت فرض ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاد کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

الجہاد ماض الٰی یوم القیامۃ "کہ جہاد قیامت تک جاری ہے۔ جہاد کے نام سے ہر باطل قوت لرزتی ہے جب برصغیر پاک وہند میں انگریز کی حکومت تھی تو اس وقت کے مجاہدین علماء حق نے انگریز سے جہاد کیا مسلمانوں میں جذبہ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا انگریز جب یہ دیکھتا تھا کہ مسلمان موت سے نہیں ڈرتے اور انگریز سے لڑنے کو جہاد سمجھتے ہیں تو اس نے یہ سوچا کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے کسی طرح یہ جذبہ جہاد نکل جائے تو ہماری مشکل حل ہو سکتی ہے اور ہم بآسانی یہاں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ ایسے میں انگریزوں نے برصغیر میں ایسے افراد کی تلاش شروع کر دی جو انگریز حکومت کو اولی الامر قرار دیں اور جہاد کو حرام کر دیں۔ انگریز نے بڑے بڑے رئیسوں، نوابوں پیروں اور دانشوروں کو خریدا۔ انہی میں ایک شخص ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ کی ایک بستی قادیان کا رہنے والا مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا اس کا سارا خاندان انگریز کا غلام تھا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مرزا قادیانی کے خاندان نے انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے قتل عام میں خوب خوب مدد کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز نے مکمل طور پر خرید لیا تھا پہلے دھوکہ دینے کے لئے انگریز نے اسے ایک عالم دین اور مبلغ کے روپ میں پیش کیا پھر اس سے مجدد ہونے کا دعویٰ کرایا اس کے بعد مہدی، مسیح اور بالآخر نبی ہونے کا دعویٰ کرا دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کو خوش کرنے کے لئے اپنی نئی اور خود ساختہ شریعت جاری کی جس کے مطابق اس نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ اس نے کہا ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس کے صلے میں مرزا قادیانی نے انگریز سے خوب مراعات حاصل کیں اور اس کا خاندان آج تک مراعات حاصل کر رہا ہے

قصہ ایک دہریے کا

محمد اختر ـــ کراچی

ایک شخص خدا کا منکر تھا وہ کہتا تھا کہ خدا کوئی نہیں ہے یہ زمین یہ آسمان یہ چاند ستارے یہ نباتات جمادات خود بخود ہی پیدا ہوگئے ان کا بنانے والا کوئی نہیں ہے۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ ایک دن وہ سفر پہ جا رہا تھا پہلے زمانہ میں یا تو پیدل سفر ہوتا تھا یا گھوڑے، خچر، اونٹ یا گدھے بطور سواری استعمال کیے جاتے تھے۔ چونکہ وہ پیدل سفر کر رہا تھا اس لئے بری طرح تھک چکا تھا اسے سامنے آم کا ایک درخت نظر آیا وہ تھوڑی دیر سستانے کے لئے اس کے نیچے بیٹھ گیا۔ اس درخت کے ساتھ ہی ایک پیٹھے کی بیل تھی وہ ایک نظر آم کے درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو دیکھتا اور کبھی بیل کے ساتھ لگے ہوئے بڑے بڑے پیٹھوں کو دیکھتا آخر اس سے نہ رہا گیا فوراً بولا عجیب خدا ہے کہ آم کا اتنا بڑا درخت ہے اس پر تو چھوٹے چھوٹے پھل لگا دیئے اور یہ چھوٹی سی بیل ہے اس پر اتنا بڑا پھل لگا دیا ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ کوئی طوطا آم کے درخت پر آ بیٹھا اس نے ایک آم پر جو چونچ ماری وہ ٹوٹ گیا اور نیچے بیٹھے ہوئے دہریے کے سر پر جا کے لگا۔ اس نے فوراً ہاتھ جوڑ کے کہا کہ میں مان گیا واقعی خدا ہے وہ اپنی حکمتوں کو آپ ہی جانتے ـــ اگر آم کی جگہ پیٹھا اوپر لگا ہوتا تو میرا کچومر نکل جاتا۔ میں زندہ بچ نہیں جا سکتا تھا۔ میری لاش کو گدھ نوچ کھاتے ـــ یہ تو اچھا ہوا آم تھا جو چھوٹا سا پھل ہوتا ہے۔ تو ہمیں بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بغیر حکمت کے پیدا نہیں کی۔

دیندار بچے

اقبال احمد رنگ

یہ صفحہ ان بچوں کے لئے ہے جو دین سے رغبت رکھتے ہیں۔ جو افسانوی کہانیاں پڑھنے کے شیدائی نہیں بلکہ دینی پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آیئے اس صفحہ کا باقاعدہ مطالعہ کیا کریں۔

اقوال زریں

- ـــ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو دنیا اور آخرت میں پختہ بات کہنے کی قوت دیتا ہے۔
- ـــ قیامت کے دن بچوں کا سچ ان کے کام آئے گا۔
- ـــ سچے لوگ ہی محنتی ہوتے ہیں حق بات باطل کو کچل ڈالتی ہے
- ـــ بڑوں کے سامنے بات چیت میں سبقت مت کرو۔
- ـــ بدزبانی نفاق ہے (ابو امامہ)
- ـــ بدزبانی جفا ہے جو جہنم میں ہے حیا ایمان ہے جو جنت میں ہے۔ (ابوہریرہؓ)
- ـــ بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ وہی دل خدا سے دور ہے جو سخت ہے (ابن عمرؓ)
- ـــ ابن آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان میں ہیں (طبرانی)

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایمان ہے

مسیلمہ کذاب نے دو صحابہ کرام کو گرفتار کر لیا اُن میں سے ایک سے کہا محمدؐ سے متعلق تیرا کیا خیال ہے اس نے جواب دیا وہ اللہ کے رسولؐ ہیں مسیلمہ نے کہا۔ میرے متعلق تیرا کیسا خیال ہے۔ انہوں نے جواب دیا انا اصم۔ "میں بہرا ہوں" مسیلمہ نے یہی بات تین بار دہرائی اور انہوں نے بھی یہی جواب دہرایا بالآخر مسیلمہ نے ان کو قتل کرا دیا۔

(ابن ابی شیبہ تفسیر مظہری ص
ج ۵ ص ۲۹۹)

ایشیاء کا بطل جلیل اور ناموَر خطیب

جناب محمد ذوالفقار

کون ہے جو عہد حاضر کے اس مجاہد سے واقف نہیں جس نے انگریزی حکومت کے خلاف ۱۱ سال جیل کاٹی۔ تین مرتبہ جسے زہر دیا گیا۔ اور تین ہی دفعہ اس کو پھانسی کا حکم ہوا۔ فقر و درویشی کا یہی پیکر برصغیر میں اُردو کا سب سے بڑا خطیب بھی تھا۔ انگریزی حکومت کے تار و پود بکھیرنا اس کا مشغلہ تھا۔ قادیانی جعلسازوں کی سرکوبی اس کے مشن کی بنیاد تھی۔ اگر وہ چاہتا تو سونے کے محلات تعمیر کر لیتا۔ مگر اس کا جنازہ بھی کرایہ کے ایک خستہ مکان سے اٹھتا ہے۔ یہی برگزیدہ ہستی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ذات تھی جب انہوں نے وادی سیاست میں قدم رکھا تو انگریزی استبداد کا ستارہ ثریا تک پہنچا ہوا تھا۔

قدم قدم پر سختی تھی گھڑی گھڑی میں دار و رسن کا کھٹکا تھا۔ لمحہ بہ لمحہ زندان کی آواز تھی۔ ایسے تند و تیز حالات میں ملک و قوم کے لئے لڑنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ بڑے بڑے دین کے نام نہاد وارث حجروں کی عافیت کوشی میں محو استراحت تھے آپ میدان میں نکلے اور پورے ہندوستان میں انگریز دشمنی کا بیج بو دیا

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے برصغیر کے کونے کونے میں پہنچ کر اسلام کی حقانیت و صداقت پر تقریریں کیں۔ سیکڑوں ایسے علاقوں میں جہاں اسلام کے نام سے کوئی واقف نہ تھا۔ آپ نے ہزاروں انسانوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ آپ کی تقریر غیر مسلم بھی بڑے شوق سے سنتے تھے۔ وہ عشاء کے بعد تقریر شروع کرتے فجر کی اذان ہو جاتی مگر کوئی آدمی اجتماع سے نہ اٹھتا تھا۔ مولانا محمد علی جوہر فرماتے ہیں۔

" اگر میرے بس میں ہو تو میں شاہ صاحب کو تقریر نہ کرنے دوں اس لئے کہ آپ تقریر نہیں کرتے جادو کرتے ہیں " انہوں نے اپنی تقریروں سے وہ کام کیا جو بڑی بڑی جماعتیں حل نہ کر سکیں۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جب معلوم ہوا کہ ڈیرہ غازیخان اور مظفرگڑھ کے علاقوں میں مسلمان اپنی لڑکیوں کا

باقی ص ۳۰ پر

بزمِ ختم نبوت

قابل ستائش

ڈاکٹر حکیم محمد سراج الدین ریاض آباد دھنوٹ ضلع ملتان

دینِ حقہ اور ختم نبوت کا محافظ اور ترجمان ملت اسلامیہ ہفت روزہ ختم نبوت کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ الحمدللہ، ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی مسائل، اسلامی تعلیمات، عمومی مسائل، فضائل صدیق، عظمت صحابہؓ اور رد قادیانیت پر آپ کی اور تمام اکابرین ملت اسلامیہ کی مساعی جمیلہ قابل ستائش ہیں۔ آپ کے اس جہد مسلسل سے انشاء اللہ نئی نسل قادیانی اور دیگر مذاہب باطلہ کے دام تزویر سے محفوظ رہے گی۔ ہفت روزہ میں عنوانات اتباع سنت کے ثمرات، فضائل صدقات، آپ کے مسائل، ضرب خاتم برمرزائی شاتم۔ انتہائی مؤثر اور دلپسند ہیں۔ پڑھتے ہوئے دل چاہتا ہے بار بار پڑھیں۔

عقیدہ مزید پختہ ہوگیا

ذوالفقار احمد ننگلیاں پسرور

عرصہ ایک ماہ سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ یقین جانئے کہ اس رسالے کے مطالعہ کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مزید پختہ ہوگیا ہے میں جس علاقے میں رہتا ہوں اس علاقے میں قادیانیوں کی خاصی تعداد بستی ہے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرے۔

رسالہ میزائل سے بھی زیادہ تیز ہے

محمد اشرف ضیاء — ہارون آباد

ہفت روزہ ختم نبوت ایک منفرد مذہبی رسالہ ہے جو میزائل سے بھی زیادہ تیز ہے۔ کیوں کہ دنیا بھر میں جب بھی کوئی قادیانی سر اٹھاتا ہے تو ختم نبوت کے پروانے اس کے پیچھے ایک میزائل چھوڑتے ہیں (ہفت روزہ ختم نبوت) جب وہ قادیانیوں کے سروں پر پڑتا ہے تو قادیانیوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔

اس کے اثرات ہوا کی طرح پھیل رہے ہیں

عبدالواسع نسائی، بلوچستان

آپ حضرت کا رسالہ جو کہ انتھک محنت کا نتیجہ ہے جس کے اور آپ کو دین و دنیا میں عزت نصیب فرمائے۔ آمین۔

میری زندگی میں نمایاں فرق

میاں جنرل سٹور کھرڑیانوالہ، فیصل آباد

ختم نبوت رسالہ باقاعدہ مل رہا ہے یہ رسالہ واقعی جہاں کے لئے مشعلِ راہ ہے اور قادیانیوں کے لئے عبرت کا سامان ہے جب سے یہ رسالہ مجھے مل رہا ہے میری زندگی میں نمایاں فرق آگیا ہے۔ پہلے قادیانیت کے خلاف اتنی دلچسپی نہیں تھی جتنی اب ختم نبوت رسالہ پڑھنے سے ہوئی ہے۔ اللہ سے دست بدعا ہوں کہ ختم نبوت پر ہی میرا خاتمہ ہو۔

قابل صد ستائش

محمد سلیم شیخ ایڈیٹر پیام، ہارون آباد

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ ہفت روزہ "ختم نبوت" بہت ہی پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ پڑھ کر دل و دماغ باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ نے رسالہ کی ظاہری باطنی طور پر جو خدمت کی ہے۔ وہ بے مثال ہے مضامین بھی نہایت کارآمد اور مدلل ہوتے ہیں۔ اور میں ختم نبوت کے گرانقدر مضامین سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہوں۔ ختم نبوت کی ثبات قدمی اور اولو العزمی، حق پر جادہ اور اس کا باطل کے سامنے آہنی دیوار بن کر قائم رہنا لائق صد ستائش ہے۔ حق اور باطل کی جنگ شروع سے رہی ہے۔ لیکن اہل باطل نے اہل حق کے سامنے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے۔ اہل حق جو حق ہی کے لئے مرتے ہیں اور جیتے ہیں وہ موت تک سے نہیں ڈرتے

؎ جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے نہیں ڈرتے ہیں جگر؛
جب وقت شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

جیت حق کی ہوگی

محمد اکرم فاروقی دریا خان، بھکر

ختم نبوت کی دن دگنی رات چوگنی ترقی پر دل خوش ہوا۔ خدا تعالیٰ ادارہ کو مزید سرفرازیاں عطا فرمائے اور قادیانیوں کو ذلت و رسوائیاں عطا فرمائے۔ انشاء اللہ جیت حق کی ہوگی۔ اور باطل ذلت و رسوائی کی موت مرے گا۔

تحریری میدان کی کمی پوری ہوگئی

اللہ بخش فانی مسجد عثمانیہ، میاں چنوں

رسالہ ختم نبوت مستحسن اقدام ہے امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے۔ ہم تحریری میدان میں بہت کمزور تھے لیکن الحمدللہ ختم الحمدللہ یہ کمی بھی پوری ہوگئی۔ مضمون خوب بلکہ خوب تر ہوتے ہیں۔ آپ لوگ جزائے خیر کے مستحق ہیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیراً رسالہ "ختم نبوت" کا باقاعدگی سے مطالعہ جاری ہے۔ دل سے یہ دعا ہے۔ سدا بہار، سدا خوشگوار رہے

دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے

حکیم عبدالرحمٰن شاہ کوٹ کرم خان رحیم یار خان

بندہ نے رسالہ ختم نبوت کو دیکھتے ہی مضامین کی دلچسپی کی وجہ سے جاری کرایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور مشکل عقدے حل ہوتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو آپ کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

ثمرات اندرونِ ملک و بیرون ملک ہوا کی طرح پھیل رہے ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ پاک قادیانیت کی جڑ اکھاڑ رکھی ہے۔ امید ہے کہ کچھ مدت کے بعد صفحۂ ہستی سے بہ حیثیت و نابود ہو جائیں گے۔ اللہ پاک آپ حضرات کی ان کاوشوں کو مقبول فرمائے اور مزید اضافہ کرے اور خلوص نیت کیساتھ کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

بہت ہی مبارک رسالہ

صدر دین قاضی ڈلیوالا جھکر

میں اس کو ہر روز باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس رسالے نے لاکھوں عقیدت مندوں کی زندگی میں نئی جان بخشی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے آمین ثم آمین

میز پر سجا کر رکھتا ہوں

جاوید اقبال ، شاہ کوٹ

ختم نبوت رسالہ مجھے از حد پسند آیا اس کا ٹائٹل اتنا خوبصورت اور دلفریب ہوتا ہے کہ اُسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک دفعہ پڑھ کر بس نہیں ہوتی۔ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ میں بی اے سال اول گورنمنٹ کالج کا طالب علم ہوں میں ہر وقت رسالے کو اپنی کتابوں والی میز پر سجا کر رکھتا ہوں۔

ہمیں فکر کرنی چاہیئے

عبدالمجید ساجد، ڈلیوالہ

آج کا دور نازک دور ہے ہمارے سامنے سنتیں مٹائی جا رہی ہیں جھوٹے نبی کے پیروکار دندنا رہے ہیں اور ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آج بھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں اپنے خدا اور اپنے رسول ﷺ کو راضی کر لیں۔ میں قادیانیوں سے بھی کہتا ہوں وہ سنبھل جائیں اور توبہ کر لیں ورنہ پھر پچھتانا پڑے گا۔

معلوماتی رسالہ

ایم جی ــــــ ڈیرہ اسمٰعیل خان

ختم نبوت انٹرنیشنل بہت ہی اچھا اور معلوماتی رسالہ ہے ہر ہفتے رسالہ ملتا ہے بڑے شوق سے میں خود بھی پڑھتا ہوں اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہوں۔

★ میں کن الفاظ میں شکریہ ادا کروں ★

نصراللہ ناصر بستی • ڈیرہ غازیخان

میری سمجھ اور قلم سے یہ بہت بعید ہے کہ میں کن لفظوں، کس دل، کن الفاظ اور کن آداب کے ساتھ شکریہ ادا کروں جو آپ پر صادق آئے۔ جناب میں آپ کا بہت بہت شکر گزار رہوں کہ آپ نے ایک بندۂ ناچیز کے معمولی الفاظ کو اتنی اہمیت اور توجہ کے قابل سمجھا۔ اور ان آج کل کے دل شکستہ حالات میں حوصلہ افزائی فرائی میرے ان الفاظ سے آپ کے شکریے ادا کرنے کا حق تو پورا نہیں ہو سکتا مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا صلہ آپ تمام حضرات کو جو ہفت روزہ "ختم نبوت" کو نکھارتے ہیں یا جانی و مالی مدد کرتے ہیں۔ روزِ محشر خدا کے حضور ضرور ملے گا۔ کیونکہ ایسی دلجوئی یقیناً ایک بھائی، ایک باپ یا ماں کی دعائیں ہی کر سکتی ہیں جو آپ نے مجھ بندۂ گنہگار کو عطا کی ہے۔

ایسا رسالہ گھر گھر ہونا چاہیئے

حافظ اعجاز احمد راوی روڈ لاھور

میں نے آپ کا رسالہ پڑھا بہت اچھا لگا میں آپ لوگوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں جتنا آپ لوگوں نے قادیانیت کے خلاف جہاد کیا ہے اتنا کوئی نہیں کر سکتا میں پھر آپ لوگوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں میں آپ کے ادارے کا جاری کردہ رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت ہر ہفتہ پابندی سے خرید کر پڑھتا ہوں اللہ کے فضل و کرم سے کافی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔

کامیاب عالمی دورے پر مبارک باد

ابوعبداللہ ساجد اعوان ، ابوظہبی

الحمد للہ عالمی ختم نبوت کی سرگرمیاں دن دوگنی ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن اور کینیڈا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک کے دورے کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا ہے۔ الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے اس سلسلے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ قابلِ تحسین و تبریک ہیں میری طرف سے تمام رفقاء کو مبارک باد ہو۔

بڑا پسند آیا

غلام علی جروار کشمور

میں نے ختم نبوت رسالے کا مطالعہ کیا جو کسی ساتھی نے دیا تھا بڑا پسند آیا۔ یہ میں اپنی بد قسمتی سمجھتا ہوں کہ ابھی تک میں ایسے پیارے اور مؤثر رسالے سے محروم رہا۔ آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر یہ خط پہنچتے ہی رسالہ جاری فرمائیں۔

قادیانی اور شراب

محمد یعقوب ہزاروی ، ٹنڈو غلام علی

ٹنڈو غلام علی میں ایک مرزائیوں کا میڈیکل سٹور ہے جہاں سے سر عام شراب فروخت ہو رہی ہے۔ جس سے شہر کے امن کو خطرہ لاحق ہے اس لئے انتظامیہ کو چاہیئے کہ اس کے خلاف ... کارروائی کرے علاوہ ازیں بدین میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے قادیانیوں نے کروڑوں روپیہ مختص کیا ہوا ہے وہ ضلع بدین میں بھی کراچی اور حیدرآباد کے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وافر مقدار میں ان کے پاس بغیر لائسنس اسلحہ بھی موجود ہے۔

قادیانیت کا صحیح تعاقب

ذکریا کلیم اللہ اعوان چھب ضلع اٹک

بزم ختم نبوت میں پہلی مرتبہ شرکت کر رہا ہوں۔ الحمد اللہ ختم نبوت قادیانی ملعونوں کا صحیح اور کامیاب تعاقب کر رہا ہے۔ میرے خیال میں اگر شمارہ ۳۲ کے ص ۲۵ پر شائع ہونے والی نظم پر صحیح عمل کر لیا جائے تو قادیانی اپنے آقا کی طرح بھاگ جانے پر مجبور ہوں گے نئے سلسلے شروع کرنے پر مبارک باد قبول فرمائیں۔

کلمہ حق کی تبلیغ اہم اجتماعی ذمہ داری ہے مولانا اسحاق مدنی

جمعیۃ اہل السنت والجماعت کے ہفتہ واری درس قرآن کی افتتاحی تقریب سے خطاب

دبئی (پ۔ر) ار رپورٹ حافظ بشیر احمد چیمہ) جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ متحدہ عرب امارات کے بانی و سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق خان مدنی نے کہا کہ انسانی زندگی کی کامیابی کیلئے تین بنیادی چیزوں کی ضرورت ہے پہلا مقصد اور نصب العین کا تعین۔ دوسرا مقصد تک پہنچنے کیلئے صحیح راستے کا انتخاب اور تیسرا اس راستے پر اپنے وسائل کے مطابق چلنے کے لئے بھرپور کوشش کرنا۔ اگر یہ تینوں چیزیں یا ان میں سے کوئی ایک چیز بھی مفقود ہو گئی ہے تو انسانی زندگی بے مقصد اور ناکام رہے گی پھر مقصد اور نصب العین جتنا اونچا ہوگا۔ اتنا ہی انسان اپنے زندگی اور مشن میں کامیاب ہوگا۔ دنیا ساری پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو دنیا یا تو خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہی ہے۔ اوہام و خیالات کے پیچھے۔ اس طرح سب ہی بامقصد زندگی سے محروم ہیں۔ خواہشات نفس کو زندگی کا مقصد اور نصب العین بنانے والے حیوانوں سے بھی بدتر زندگی گذار رہے ہیں۔ جسکی مثال یورپ، امریکہ اور دوسرے مادہ پرست ملکوں کی ہمارے سامنے ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اسحاق خان مدنی نے جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ کے ہفتہ واری درسِ قرآن کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جو گذشتہ دنوں دوبئی میں مولانا موصوف کی مجلس (مدنی منزل) میں منعقد ہوا جس میں جمعیت کے اراکین و عہدیداروں کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ خاص طور پر جمعیت کے مرکزی امیر مولانا محمد نعیم، مولانا خلیل الرحمٰن مولانا امیر محمد جان۔ مولانا محمد اسماعیل۔ حافظ بشیر احمد چیمہ مولانا محمد شعیب مولانا محمد یعقوب، قاری فیروز دین۔ حافظ عبدالرشید اور حافظ محمد اسحٰق وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں

دو قادیانی لڑکیوں کے قبولِ اسلام پر مبارکباد

رکن شوریٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان نے علامہ حماد الحق محمود آباد کنری کی دو قادیانی لڑکیوں عابدہ پروین دختر محمد شریف، ساجدہ پروین دختر محمد شریف کے مسلمان ہونے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر خواجہ خواجگان حضرت پیر خان محمد و مرکزی جنرل سیکرٹری و جملہ راہنمایان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نیز مسلمانان محمود آباد و کنری اور مولانا محمد قاسم خطیب جامع مسجد کنری کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کی تمام نسل کو قادیانیت کی لعنت سے نجات دلائے اور خاتم الانبیاء کے دامن شفاعت سے وابستگی عطا فرمائے۔ علامہ حماد الحق نے کہا کہ جو بھی قادیانی خواہ مرد ہو یا عورت مسلمان ہوگا اسے پورا پورا تحفظ دیا جائے گا۔ مرکزی مبلغین مولانا جمال اللہ الحسینی و مولانا حفیظ الرحمٰان رحمانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے ہر فرد کو بھرپور و مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے اور ان کے مسائل کے حل کا بھی یقین دلایا ہے۔

واہ کینٹ میں عالمی مجلس کے دو مبلغین کی آمد،

مولانا اللہ وسایا نے مرکزی جامع مسجد میں اور مولانا محمد صادق نے مسجد صدیق میں خطاب کیا

واہ کینٹ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد صادق صدیقی اور مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب نے گذشتہ دنوں واہ کینٹ کا تبلیغی دورہ کیا۔ سپاہ ختم نبوت کے نوجوانوں نے ان کا بھرپور خیر مقدم کیا بعد ازاں ہر دو حضرات لالہ رخ گئے جہاں مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد اسحاق نے ان کا خیر مقدم کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے مرکزی جامع مسجد میں اور مولانا محمد صادق صدیقی نے مسجد صدیقؓ میں عالمانہ خطاب کیا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء کرام بھیجے جن کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوئی اس انتہا کو شریعت کی اصطلاح میں ختم نبوت کہتے ہیں ختم نبوت کے مسئلے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک سو دس آیتوں میں بیان فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سے زائد احادیث ارشاد فرمائی ہیں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا اے ایمان والو جسطرح تمہارا خدا ایک۔ تمہارا قرآن ایک اور تمہارا قبلہ ایک ہے۔ اسی طرح تمہارا رسولؐ بھی ایک ہے پھر فرمایا۔ جسطرح تمہارا باپ ایک ہے اسی طرح تمہارا رسول بھی ایک ہے۔ جس طرح ایک حلالی شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک مسلمان کے دو نبی نہیں ہو سکتے۔ ختم نبوت کے مسئلے کو آقاؐ نے اپنی حیات طیبہ میں ایسے مدلل اور عمدہ طریقے سے سمجھایا کہ ہر پڑھا لکھا۔ اور ان پڑھ آدمی بطریق احسن سمجھ سکتا ہے ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ پر تشریف لے جا رہے تھے آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور فرمایا کہ بھائی علیؓ میں جنگ میں جا رہا ہوں۔ اور میرے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی جا رہے ہیں میں آپ کے حوالے عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور بیماروں کو کر کے جا رہا ہوں۔ حضرت علیؓ کچھ سوچ میں پڑ گئے کہ حضور میرے حوالے معذوروں کو کر کے جا رہے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپؐ مجھے ساتھ لے جاتے میں بھی اپنی بہادری کے جوہر دکھاتا۔ حضرت علیؓ نے بات جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر فرمائی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھائی علیؓ! میں تمہیں ان لوگوں میں اسطرح چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو چھوڑ کر کوہ طور پر گئے تھے۔ لیکن تم میں اور ہارون علیہ السلام میں فرق یہ ہے کہ ہارون علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مولانا محمد صادق کی عالمانہ تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔

رحیم یار خاں میں ۹-۱۰ اپریل کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوگی

اس موقع پر نئے دفتر کا افتتاح ہوگا، حضرت امیر مرکزیہ افتتاح فرمائیں گے

رحیم یار خاں (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے زیر اہتمام مورخہ ۹-۱۰ اپریل بروز جمعہ و ہفتہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس موقعہ پر زیر تعمیر عالمی مجلس کے مقامی دفتر کا افتتاح حضرت امیر مرکزیہ عالمی مجلس کے شہری امیر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن مہتمم جامعہ قادریہ کریں گے کانفرنس کا افتتاح بھی حضرت امیر مرکزیہ فرمائیں گے اس کانفرنس میں حضرت امیر مرکزیہ کے علاوہ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحبزادہ افتخار الحسن اور عالمی مجلس کے تمام راہنما و مبلغین حضرت شریک ہوں گے کانفرنس حضرت مولانا غلام ربانی صاحب، میاں مسعود احمد دین پوری شریف مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب مولانا بشیر احمد حامد، صاحبزادہ احمد سعید موسیٰ زئی شریف اور دوسرے علماء کرام کی سرپرستی میں منعقد ہو رہی ہے کانفرنس کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں قاری حماد اللہ شفیق، مولانا محمد احمد شجاع آبادی، مولانا عبدالصبور طاہر، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا رشید احمد لدھیانوی مولانا عبدالکریم ندیم خان پور، حافظ گل محمد ظفر صادق آباد اور مولانا ظہور رحیم لیاقت پور کے نام شامل ہیں۔ کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو چکی ہیں۔

ایک رسالے کی صحابہ رسولؓ کیخلاف گستاخی

خانپور (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس خانپور ضلع رحیم یار خاں کے صدر حاجی اللہ محمود اور جنرل سیکرٹری حبیب الرحمان مغل اور دیگر کارکنان نے جنوری ۱۹۸۷ء کے رسالہ ماہنامہ "آنگن" لاہور کے صلا پر شائع ہونے والے مضمون میں کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے بارے میں جو غلیظ زبان استعمال کی ہے۔ وہ نہ صرف ناقابل برداشت ہے بلکہ ملت اسلامیہ کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے اس پر سخت احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر اس رسالہ پر پابندی عائد کرکے مضمون نگار اور مالک جریدہ کے خلاف قانونی کارروائی کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

ننکانہ صاحب میں ختم نبوت کے نئے دفتر کا افتتاح

ننکانہ صاحب (رپورٹ نظیر حسین شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مجلس ہذا کے نئے ذیلی دفتر کا افتتاح ۲۳ جنوری ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک بمقام بیراز ننکانہ میں ہوا۔ افتتاح محترم جناب حضرت مولانا عبدالمجید صاحب رمانے ادا کی۔ مجلس کے نئے دفتر کو خوبصورت جھنڈوں اور دل آویز کیلنڈروں سے سجایا گیا تھا۔ اس موقع پر دفتر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز ظفر عباس کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ نعت شریف پڑھنے کی سعادت جناب اعجاز بٹ ہمایوں نے حاصل کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب خالد متین صاحب نے کہا کہ یہ دفتر ایک ہسپتال کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں قادیانیوں سے نفرت نہیں، اُن کے عقائد سے نفرت ہے مریض سے نہیں اس کے مرض سے نفرت ہے۔ ان کا مرض ٹی۔بی کی مانند ہے۔ لہذا مسلمانوں کو قادیانیوں کی اس بیماری سے بچانے کے لیے مجلس ہذا کا یہ دفتر ہسپتال کا کام دے گا۔ (انشاء اللہ) یہاں جو قادیانی علاج کی غرض سے آئے گا۔ شفا پائے گا۔ آخر میں انہوں نے قادیانیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے عقائد و نظام کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کریں۔ اور سوچیں کہ جس کانے جھنگے کو انہوں نے اپنا نبی بنا رکھا ہے وہ تو اپنے آپ کو شریف آدمی بھی نہیں کہلا سکتا تھا۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب رمانے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقے کی بڑی سعادت ہے کہ یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر کام کرنے کے لیے دفتر کا افتتاح ہوا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے سپاہی بن جائیں اور قادیانیوں کی مذموم کوششوں کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس مسئلہ کی خاطر ساڑھے بارہ سو صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کی دعاؤں سے تقریب کا اختتام ہوا۔ مجلس کے سرپرست

مسماۃ ملیحہ احمد کا قبول اسلام

پچھلے مہینوں میں اسلام آباد میں ایک خاتون نے اسلام قبول کیا تھا جسکو ریکارڈ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے میں ملیحہ احمد دختر سعید احمد ۳۶ را ے۔ گلی نمبر ۵۵ ۶/۷ ۶ اسلام آباد اور ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء کو میری شادی گوہر اے حسین ولد کوثر حسین سے ہوئی یہ شادی اسریکہ میں ہوئی۔ اس وقت میں مسمات ملیحہ احمد قادیانی تھی اور میرا شوہر گوہر اے حسین مسلمان تھا۔ ہمیں دینی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے یہ معلوم نہ تھا کہ ہمارا نکاح نہیں ہو سکتا۔ جو عرصہ ہم نے ازدواجی زندگی میں گزارا اس پر اللہ تعالےٰ سے معافی کی طلب گار ہوں اور آج ۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو میں مسمات ملیحہ احمد یہ اقرار کرتی ہوں کہ میں ایمان لاتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور جو بھی آپ کے بعد یہ کہے کہ میں نبی ہوں وہ جھوٹا ہے اور کذاب ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا ہے کہتے ہیں اسے جھوٹا اور کذاب کہتی ہوں اب میرا قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے مرزائیوں سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ان دونوں کو جھوٹا اور کذاب جانتی ہوں اور حیات مسیح علیہ السلام پر میرا ایمان ہے اور میں لکھ کر دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منصب نبوت کسی کو نہیں دیا جائے گا۔

عبدالمجید صاحب رحمانی ناگزیر وجوہات کی بناء پر تاخیر سے تشریف لائے۔ انہوں نے تمام شرکاء خصوصاً ظفر عباس، ملک لیاقت، جناب شہزاد اور فیض الحسن صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا کہ جن کی وجہ سے یہاں ذکر کا اجراء ہوا۔ اور اب ہزاروں لوگوں کا بھلا ہوگا۔

قادیانی جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔

فیصل آباد (۔۔) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس اور مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ کی دفعہ ۲۴ ذیلی دفعہ (۱) کی شق (بی) کے تحت قابل اعتراض مواد شائع کرنے پر قادیانیوں کے ربوہ و لاہور سے شائع ہونے والے تمام جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کر کے پریس بند کئے جائیں اور ماہنامہ خالد ربوہ۔ تشحیذ الاذہان سے پانچ پانچ ہزار روپے ضمانت طلب کر کے معافی دینے کی بجائے ان کو بند کیا جائے اسی طرح پندرہ روزہ تقاضے لاہور کے لئے نرم پالیسی اپنانے کی بجائے ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے اسلام مسرت ڈائجسٹ کراچی کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے انہوں نے کہا کہ ماہنامہ انصار اللہ۔ ماہنامہ تحریک جدید اور مصباح ربوہ میں بھی اسلام اور ملک کے خلاف مواد شائع کیا جا رہا ہے اور غیر قانونی طور پر قرآنی آیات کا غلط ترجمہ اور تشریح کر کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے جبکہ اسی آرڈیننس کے تحت قادیانیت کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی عائد ہے مولوی فقیر محمد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت ہر دوسرے تیسرے ماہ غلط مواد شائع کرنے پر قادیانیوں کے ماہنامہ ضبط قرار دیتی ہے مگر اس کو بند نہیں کیا جاتا نہ ہی ہفت روزہ لاہور کو بند کیا جاتا ہے۔

کراچی کے ہنگاموں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کونسلر ہاشم زیدی نے اپنے ایک بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ شہر کے امن و امان کو تباہ کرنے میں احمدی فرقے کے افراد کا ہاتھ ہے۔ اپنے اس الزام کی تائید میں انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعرات کو تقریباً ۹ بجے بلاک نمبر ۲۰ فیڈرل بی ایریا میں ایک جیپ پر سوار ۶ افراد نے اگر فائرنگ کی اور علاقے کے لوگوں نے اس کے جواب میں جیپ پر پتھراؤ کیا تو وہ گھبرا کر جیپ میں سوار ہو کر فرار ہو گئے ان میں ایک فرد ٹھوکر لگنے سے گر گیا اور اس کی ڈائری زمین پر گر پڑی جس میں شناختی کارڈ کا فارم "ب" تھا ڈائری تو اس نے اٹھا لی لیکن فارم "ب" سڑک پر پڑا رہ گیا جس میں مذہب کے خانے میں "احمدی" درج ہے۔ مسٹر ہاشم زیدی نے اپنے بیان کے ہمراہ وہ فارم "ب" بھی اخبارات کو جاری کیا

(جنگ کراچی ۸ فروری ۸۷ء)

مولانا محمد عثمانؒ کی وفات پر مرکزی قائدین کا اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مخدوم المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں صادق آباد کے ممتاز عالم دین اور درویش منش بزرگ مولانا محمد عثمان صاحبؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی وفات پورے عالم کے لیے صدمہ کا باعث ہے۔ یعنی موت العالم موت العالم۔ انہوں نے دعا کی خداوند قدوس مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے راہنماؤں حاجی سیف الرحمان، حاجی محمد ذکر اللہ، حاجی عمر دین، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، چودھری محمد سلیم، عبدالرحمان انصاری، محمد ریاض چغتائی نے بھی ایک تعزیتی بیان میں حضرت مولانا محمد عثمان صاحبؒ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

جناب نیرّ باری کا قادیانیت سے اظہار برأت

سندھ اسحاق انڈسٹری کے ڈائریکٹر جناب نیر باری نے حلف نامہ پر کر کے دیا ہے جس میں موصوف نے قادیانیت سے اپنی مکمل برأت کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور ان کے پیروکاروں کو جو خود کو احمدی کہلاتے ہیں کافر مرتد زندیق سمجھتا ہوں میرا ان سے کسی قسم کا تعلق نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔

علاوہ ازیں حیدرآباد جہاں کے موصوف رہائشی ہیں وہاں کے معززین نے جن میں جناب جلال الدین صاحب صدر انجمن اسلامیہ جمیل عبداللہ سیکرٹری انجمن اسلامیہ عبدالعزیز میمن جوائنٹ سیکرٹری حاجی محمد صدیق خزانچی الحاج جمیل قریشی لیگل ایڈوائزر نے ہمارے مبلغ مولانا محمد رمضان آزاد کو یہ بیان لکھ کر دیا ہے کہ ہم ممبران انجمن اسلامیہ جامع مسجد حیدرآباد ذاتی طور پر جناب نیر باری کو جانتے ہیں ہم تصدیق کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور ختم نبوت پر ان کا ایمان ہے۔

حافظ سعید احمد کا دورہ پاکستان

کراچی (دفتر ختم نبوت) پچھلے دنوں کنیڈا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا حافظ سعید احمد پاکستان کے دورے پر تشریف لائے یہ دورہ صرف ۱۵ روزہ تھا جن میں سے دو دن آپ کراچی دفتر تشریف لاتے رہے آپ نے کراچی دفتر اور ہفت روزہ ختم نبوت کے کام کو سراہا، کینیڈا میں آپ کی خدمات ختم نبوت کے سلسلے میں بے پناہ ہیں آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کے ساتھ دن رات کام کیا، ٹورانٹو میں مجلس کے کام کو چار چاند لگا دیے اور اسے آگے بڑھایا۔

قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں!

کراچی و حیدرآباد کے خونی فسادات اور اندرون سندھ ہلاکو و چنگیز خان جیسی قتل و غارت گری میں

بنیادی ہاتھ قادیانی تربیت یافتہ گوریلوں کا ہے

مشتے نمونہ از خروارے چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

- اس لئے کہ پاکستان قادیانی عقیدے کے مطابق اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے اور انکے جھوٹے نبی کے بیٹے اور جانشین **مرزا محمود نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا** ملاحظہ ہو اخبار الفضل قادیان ۵ اپریل ۱۹۴۷ء
- اس لئے کہ جعلی خاندان نبوت کی لاشیں اس وصیت کے ساتھ ربوہ میں دفن ہیں کہ جب بھی حالات سازگار ہوں لاشیں قادیان لیجائی جائیں گی۔ (بحوالہ الا عظم ابوظفر اللہ قادیانی رسالہ آتش فشاں لاہور)
- اس لئے کہ ۱۹۵۳ء میں امت مسلمہ کے ہزارہا مسلمانوں نے ان کے خلاف جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔
- اس لئے کہ ۱۹۷۴ء کی دستور ساز اسمبلی میں امت مسلمہ کے منتخب نمائندوں نے متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔
- اس لئے کہ ان کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے لندن میں کہا کہ "سندھ **میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے**" (دیکھئے روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء)
- مرزا طاہر کا یہ بیان کہ "اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا" چٹان لاہور ۸ / ۱۹۸۶ء، ۲۱
- اس لئے کہ اندرون سندھ پر تشدد واقعات مثلاً معزز شہریوں کو اغوا کر کے لاکھوں روپے وصول کرنا، ریلوے اسٹیشن جلانا، ریلوے لائن کو اکھاڑ پھینکنا **ایسے مقامات پر ہوئے جہاں قادیانی آباد ہیں مثلاً** باندھی، دوڑ، مورو، شہداد پور، **ٹنڈو آدم، ہالا روڈ، موہنجو ڈیرو اور ضلع تھرپارکر کے علاوہ** کنری کے متعدد ریلوے اسٹیشن وغیرہ۔
- اس لئے کہ قائد اعظم یونیورسٹی میں پاکستان دشمنی روس دوستی اور افغانستان کی موجودہ حکومت کی حمایت پر مبنی پمفلٹ بانٹے رات کے اندھیرے میں پھینکتے ہوئے **پکڑا جانے والا لیکچرار قادیانی تھا جو مرزا قادیانی کے پہلے جانشین کا پوتا تھا**۔ جسے سزا ہوئی (دیکھئے جنگ کراچی، نومبر ۱۹۸۶ء) ——— قادیانی آپ کے اور پاکستان کے دشمن ہیں اپنے دشمنوں کو پہچانئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم

نانبورہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نانبورہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالکریم ندیم نے ماہ جنوری میں لاہور سے شائع ہونے والے ماہنامہ "انگلش" لاہور میں ایک مضمون میں عاکمہ کے نام سے جو کہ فرح صابری کے قلم سے شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۱۷ پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خاندان اور صحابہ کرام کی بیٹیوں سے متعلق غلیظ بازاری زبان استعمال کی ہے۔ اس پر سخت احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کے مضامین اہل اسلام کے لیے ناقابل برداشت ہیں۔ مولانا ندیم نے خطبہ جمعۃ المبارک میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فی الفور اس رسالہ پر پابندی عائد کی جائے نیز مضمون نویس اور ایک رسالہ کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور انہیں جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ آئندہ کوئی زبان یا قلم اصحاب رسول ﷺ کے خلاف نہ چل سکے۔

بقیہ: آغا شورش نے فرمایا

اس ملک کے مستقبل کی ضمانت ہو۔

- میرا قلم اس شخص کو دیا جائے جو اس کو تیشۂ فرہاد بنا سکے جس کو لہو سے لکھنے کا سلیقہ آتا ہو۔
- مجھے وہاں دفن کیا جائے جہاں گورکن قبر کی مٹی فروخت نہ کرتے ہوں۔
- مجھے وہ دوست لحد میں اتاریں جو دفنانے کے بعد بھول جانے کی تاریخی اداؤں سے واقف ہوں۔
- کوئی حکمران میری قبر پر فاتحہ نہ پڑھے
- کوئی قادیانی نواز میرے جنازہ میں شریک نہ ہو۔
- میری قبر پر ایک ہی کتبہ لکھا جائے کہ "یہاں وہ شخص دفن ہے جس کی زندگی تمام عمر عبرتوں کا مرقع رہی ہے۔"

إنا لله وإنا إليه راجعون

بقیہ: نامور خطیب

نکاح کرتے ہیں اور انہیں دین کی ابجد سے واقفیت نہیں تو آپ نے مجلس احرار سے رخصت لے کر اس خطے میں کئی ماہ تک دورہ کیا۔ بستی بستی اور قریہ قریہ پہنچ کر قرآن سنایا۔ ایک ایک شہر میں کئی کئی روز محنت کر کے بے دین لوگوں کے دلوں میں اسلام کی مشعل روشن کی۔ نتیجۃً ایک بڑی آبادی اسلام پر عمل پیرا ہو گئی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اصولوں پر سودا نہیں کیا۔ بڑے بڑے نواب ان کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر وہ کسی کو خاطر میں نہ لاتے۔ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ جیل اور ریل میں گزرا۔

بقیہ: معرکۂ بہاولپور

شروع ہوئی جو بعد میں تمام امتوں کا سردار بن بیٹھا۔ اس کے بعد دلائل قرآنی بیان فرماتے ہوئے کہا کہ آپ خاتم النبیین ہیں بلکہ یہ بھی کھل جاتا ہے کہ اختصاص نبوت کے بھی خاتم ہیں حضرت عیسیٰ کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ انبیاء کے عدد میں کوئی باقی نہ رہا اس لئے پہلے نبی کو لانا پڑا۔" اس کے بعد تین احتمالات کا شافی جواب عنایت فرمایا جن سے بالعموم قادیانی کام لیتے ہیں۔

(۱) اہل قبلہ سے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کرنے والا لازماً مسلمان ہو گا اگرچہ تمام عقائد اسلامی کا منکر ہو قرآن نے منافقین کو بدتر کہا ہے حالانکہ وہ قبلہ رخ نماز بھی پڑھتے تھے بلکہ تمام احکامات ظاہری پر بھی عمل پیرا تھے شرح فقہ اکبر میں ہے کہ اہل قبلہ وہ ہیں کہ جنہوں نے تمام ضروریات دین کو تسلیم کیا ہے اور یہ جو شہرت ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علامات کفر نہ پائی جائیں اس وقت کسی اہل قبلہ کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا اسی طرح یہ خیال کہ اعمال اسلامی کرنے کے بعد انسان کفر سے محفوظ ہو جاتا ہے درآنحالیکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہو۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کے انہماک عبادت کو حدیث میں تسلیم کئے جانے کے باوجود انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ (۲) ہر اس شخص کو مسلمان سمجھنا جس کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر ہوں اور صرف ایک احتمال اسلام کا ہو لاعلمی ہے فقہاء کا یہ فیصلہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کا ایک ہی کلمہ سامنے آیا ہو اور اس کی عام زندگی مستور ہو اور اگر کسی کی زندگی و کردار نمایاں ہے تو پھر اس کے کسی کلمہ میں ایک اسلامی احتمال کی بنیاد پر کفر کا فتویٰ لگانے میں تامل نہیں کیا جائے گا۔ (۳) تاویلاً کلمات کفر کا ارتکاب دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے مانع ہے فرمایا کہ تاویل اس وقت مفید ہے جب اس کا تعلق ضروریات دین سے نہ ہو اگر وہ ضروریات دین مثلاً توحید و رسالت نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ میں تاویل کرتا ہے تو پھر اسے کافر قرار دینے میں پس و پیش نہ ہو گا۔

فرمایا کہ قادیانی لٹریچر متواترات دین کے انکار سے لبریز ہے ایک مختصر فہرست پیش فرمائی (۱) ختم نبوت کا انکار اور اس کے اجماعی معنی کی تحریف (۲) دعویٰ نبوت اور اس کی تصریح کہ میری نبوت انبیاء سابقین کی مثل ہے (۳) قادیانی کا خود پر وحی کے نزول کا دعویٰ اور یہ کہ میری وحی قرآن کی طرح واجب الایمان ہے (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسلسل توہین (درآنحالیکہ وہ ایک جلیل القدر نبی تھے) (۵) حضور کی مسلسل اہانت (والعیاذ باللہ) (۶) اپنے متبعین کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔ شاہ صاحب نے مقدمہ بہاولپور میں علم کی بلند تر چوٹیوں سے قادیانیت کے قلعہ پہ اوّل سنگ باری کی حضرت شاہ صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر کار ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ مدعیہ کے حق میں صادر ہوا جو قادیانیت پر ایک کاری ضرب ہے۔

(ماخوذ نقش دوام)

بقیہ: اناجیل اربعہ

تیسرا اختلاف

(متی ۱۰: ۹: ۱۰) نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی، نہ پیسے، راستہ کے لئے نہ جھولی لینا، نہ دو دو کرتے، نہ جوتیاں نہ لاٹھی کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حق دار ہے (مرقس ۶: ۸: ۹) "اور حکم دیا کہ راستہ کے لئے لاٹھی کے سوا کچھ نہ لو۔ نہ روٹی۔ نہ جھولی نہ اپنے کمربند میں پیسے، مگر جوتیاں پہنو۔ اور دو دو کرتے نہ پہنو۔"

دیکھئے جناب متی کے فرمان کے مطابق سفر میں کچھ بھی نہیں لینا چاہئے اور جناب مرقس کے نزدیک سفر میں جوتیاں پہننی اور لاٹھی لینی چاہئے۔ دیکھو دونوں حکموں میں کتنا اختلاف ہے

یوں تو ان اناجیل میں بہت سے اختلاف پائے جاتے ہیں۔ مگر یہ چند اختلافات صرف نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ مسیحی لوگوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اناجیل اربعہ کو روح القدس کی مدد اور نہایت صحت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ان غلطیوں اور اختلافات کے پیش نظر ان کا یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ اگر مسیحی لوگ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو یہ غلطیاں اور یہ اختلافات یقیناً ان کتابوں میں نہ پائے جاتے۔ ان کے ہوتے ہوئے یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ یہ اناجیل نہ الہامی ہیں اور نہ ہی انہیں نہایت صحت اور روح القدس کی مدد سے لکھا گیا۔

بقیہ: حضرت علیؓ

درحقیقت ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے اور اس کا منکر یقینی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو میں محبوب ہوں۔ علیؓ بھی اس کو محبوب ہونا چاہئے الٰہی جو علیؓ سے محبت رکھے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو علیؓ سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ دوسری حدیث میں ہے۔ ارشاد فرمایا منافق (حضرت) علیؓ کو محبوب نہیں رکھ سکتا اور مومن آپ سے بغض و عداوت نہیں رکھ سکتا۔

حضرت علیؓ کی خوف قیامت سے یہ حالت تھی کہ رات کے اندھیروں میں تڑپ تڑپ کر روتے جیسے کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو۔

۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ جمعہ کی فجر کے وقت جب کہ حسب معمول لوگوں کو نماز کے لئے جگا کر مسجد تشریف لے گئے تو بدبخت خبیث جو چھپا بیٹھا تھا نکلا اور حضرت علیؓ پر تلوار سے حملہ کیا آپؓ محراب میں گر پڑے۔ اب ابن ملجم ملعون آگے بڑھا اور حضرت امیر کے سر پر دوسرا وار کیا حضرت کی داڑھی خون میں تر بتر ہو گئی چنانچہ اس طرح آپ کی ہستی مبارک کا چراغ گل ہو گیا۔ انتقال کے وقت یہ آیت کریمہ زبان مبارک پر تھی۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ آپ کی عمر بھی ۶۳ سال ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ حضرت امام حسنؓ نے پڑھائی۔

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

جب اللہ فاعل ہو، ذی روح مفعول اور لفظ توفی استعمال ہو تو معنی ہمیشہ قبض روح کے ہوتے ہیں۔ اس چیلنج کو توڑنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ "ازالہ اوہام"

جواب: ۱۔ انی متوفیک میں اللہ فاعل، ذی روح مفعول اور لفظ توفی ہے اب اس لفظ کے معنی مفردات راغب میں دیکھیے

قد قیل توفی رفعۃ واختصاص لا توفی موت بے شک کہا گیا ہے کہ توفی کے معنی رفع ہیں اور یہاں یہ لفظ خاص معنوں میں ہیں توفی بمعنی موت نہیں۔

۲۔ جلالین میں اسی لفظ کے معنی یہ ہیں انی متوفیک **قابضک**۔ یعنی متوفیک کا معنی ہے میں تجھے قبض کرنے والا ہوں۔

۳۔ امام فخر الدین رازی اس لفظ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں۔

ان التوفی اخذ الشئی...... قولہ وما یضرونک من شئی۔

توفی کا معنی ہے کسی شے کا مکمل طور پر لے لینا چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ لوگوں کے دل میں یہ وہم بھی گذرے گا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اٹھایا وہ عیسیٰ کا جسم نہیں روح ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے متوفیک کا لفظ استعمال کیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام تمامی طور پر روح اور جسم سمیت آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا "وما یضرونک من شئی" یعنی تم کو وہ معمولی ضرر بھی نہیں پہنچا سکیں گے۔

"تفسیر کبیر صفحہ ۴۸۱ جلد ۲"

امام راغب جنہوں نے قرآن کی سب سے اعلیٰ لغت لکھی ہے کیا مرزا ان کے بتائے ہوئے معنی پر ٹھہرے گا۔! یا علامہ سیوطی جن کا الہام بھی مرزا کے ہاں مقبول ہے انہی کے بتائے ہوئے معنی پر ٹھہرے گا۔ یا امام فخر الدین رازی جو اسے لاہوریوں کے امام اعظم ہیں انہی کے بتلائے ہوئے معنی اور استدلال پر ٹھہریں گے۔

ابن جریر، معالم التنزیل اور مظہری کے حوالے سے نقل کیا ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام سو گئے تھے جب کہ انہیں اللہ نے آسمان پر اٹھایا۔ پس توفی کے معنی قبض روح کے لینا بھی اہل اسلام کو مضر نہیں۔ کیونکہ نیند قبض روح ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ھو الذی یتوفکم بالیل** یعنی وہ، وہ ذات ہے جو تمہیں رات کو سلاتا ہے۔

اگر مرزا کو عیسیٰ علیہ السلام کے مارنے پر ہی اصرار ہے تو بھی امام راغب لکھتے ہیں کہ **توفی موت لانہ اماتہ ثم احیاہ**۔ یعنی توفی بمعنی موت کے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مارا اور پھر زندہ کر دیا۔ پس توفی بمعنی موت بھی اہل اسلام کو مضر نہیں۔ کیونکہ پھر وہ زندہ ہو گئے اور آسمان پر اٹھائے گئے اور اگر توفی بمعنی موت اور پھر دوبارہ زندہ ہونا بھی مان لیا جائے تو بھی یہ معنی اہل اسلام کو مضر نہیں۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں یعنی وہ فرماتے ہیں۔ کہ رفع پہلے ہو گیا اور توفی بمعنی موت آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہو گی۔ ابن جریر، ابن کثیر، درمنشور، صاوی، مظہری، بحر محیط النہر الماد میں یہی لکھا ہے یہی وجہ ہے کہ پوری امت مرزائیہ ہرگز ہرگز توفاہ اللہ (یعنی اللہ نے ان کی توفی کر دی) کے الفاظ قرآن و حدیث میں نہیں دکھا سکتی۔

"خیال رہے کہ متوفیک کا معنی ہے میں تیری توفی کرنے والا ہوں۔ نہ یہ کہ میں نے تیری توفی کی۔ اور فلما توفیتنی کے الفاظ قیامت کے روز کہے جائیں گے۔ ملاحظہ ہو سیاق کلام اور مرزا کا اقرار صفحہ پر۔ اور اگر علمائے امت میں سے کسی کے الفاظ توفاہ اللہ مل جائیں۔ تو ان علماء نے توفاہ اللہ کے معنی رفعہ اللہ الی السماء بجسدہ العنصری لئے ہیں یعنی اللہ نے اسے جسم سمیت آسمان پر اٹھایا۔ یا یہ معنی لئے ہیں کہ اماتہ اللہ ثم احیاہ اللہ نے اسے مارا اور پھر زندہ کر کے اٹھایا یا یہ کہ اناماہ اللہ یعنی اللہ نے اسے سلا دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اور رفع عیسیٰ مع جسم پر پوری امت کے علماء کا اتفاق بھی ہے ملاحظہ ہو اس رسالے کا صفحہ نمبر ۲۹ اور میرے نزدیک توفاہ اللہ بمعنی اناماہ اللہ درست ہے۔

۷۔ مذکورہ بالا قیود کے ساتھ توفی کے لفظ کا قبض روح کے علاوہ معنوں میں استعمال نہ ہونا اس لفظ کو اس کے معنی سے معزول نہیں کر سکتا۔ اس میں عوام کو سخت دھوکہ دیا گیا ہے مگر اہل تحقیق کی نظر حقیقت اور واقعات پر ہوتی ہے علاوہ ازیں آپ یہ مت سمجھ لیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بارے میں اصل استدلال لفظ توفی سے ہے ہی نہیں بلکہ نص قطعی **بل رفعہ اللہ علیہ** رفع عیسیٰ مع جسم کے لئے اصل دلیل ہے اسی آیت کی وضاحت میں احادیث متواترہ وارد ہیں اسی آیت کو اصل مان کر پوری امت مسئلہ حیات ابن مریم پر متفق ہوئی ہے۔ مرزا نے لفظ توفی کو پکڑ لیا ہے اور بے وقت کی راگنی شروع کر دی ہے۔

اختصار کے پیش نظر چند مختصر اعتراض کر دیئے ہیں اب مرزائیوں کو اختیار ہے ان میں سے جس پر چاہے ٹھہر جائے اور اپنے انعامی چیلنج کو محض ایک واویلا سمجھ کر سارا کتابوں میں سے سمیٹ لیں۔ اور آئندہ اسے شائع کرنے سے تائب ہو جائیں۔

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBUWWAT KARACHI
Registered No. M-166

نعت رسُول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم

بس صَلِّ علیٰ ، صَلِّ علیٰ وردِ زباں ہو
اِس بندۂ ناچیز سے کیا ذکر و بیاں ہو

مرتد ہے وہ ، جو ختمِ نبوت کا ہے منکر
کافر ہے جسے اپنی نبوّت کا گماں ہو!

جس ملک میں ہوتی ہو کھلی سبِّ صحابہؓ
اُس ملک میں کہاں سے بھلا امن و اماں ہو

ہو ذکرِ نبیؐ ، مدحتِ اصحابِؓ نبیؐ ہو
رحمت کی بھی بارش ہو، بہارِ دل کا سماں ہو

شبلی کو ہے بس آپ کی رحمت پہ بھروسہ
تم رحمتِ عالم ہو شہہ کون و مکاں ہو

شبلی پانی پتی ، سرگودھا

ہدیہ نعت

عبدالرب صدیقی

خود اس تجلّی پہ ناز کرے وہ حُسن کامل ہوجائے
جس دل میں کرم فرمائیں نبی تعظیم کے قابل ہوجائے

بھر جائے تجلّی سے دامن کچھ اور وہ سائل ہوجائے
ہو جس پہ نگاہِ لطفِ نبی اللہ سے واصل ہوجائے

وہ سامنے جلوہ فرما ہوں اور نعت کا نغمہ میں چھیڑوں
دل وجد کرے ارماں جھومیں حل دید کی مشکل ہوجائے

دل مجھ سے کہے میں دل سے کہوں وہ آیا مدینہ وہ آیا
اس طرح سے باتوں باتوں میں طے جادۂ منزل ہوجائے

وہ راز ہے بحرِ عشقِ نبی پہونچا نہ کوئی جس کی تہ کو
ڈوبے جو سفینہ گہرے میں آسودۂ ساحل ہوجائے

ہے اپنی جگہ ہر ایک نبی رتبہ میں سوا مانا یہ مگر
وہ کون ہے جس کو قُربِ خدا اِس شان سے حاصل ہوجائے

کیا چیز ہے "شمع حُبِّ نبیؐ" اس راز کو دنیا کیا جانے
اوروں کو جلائے خود بھی جلے اور زینتِ محفل ہوجائے

عشاقِ محمدؐ جب چاہیں رُخ پھیر دیں چڑھتے طوفاں کا
جس موج سے کشتی ٹکرا دیں یہ طے ہے کہ ساحل ہوجائے

تکمیل طلب ہے افسانہ دنیائے محبت کا عبرت
اے کاش دیارِ طیبہ کا ہر ذرہ مرا دل ہوجائے